صراطِ مستقیم کورس

تالیف

متکلم اسلام، مناظر اہل السنۃ، سفیر احناف، ترجمان علماء دیوبند

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم

قطب العصر مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
فون 048-3881487

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... صراط مستقیم کورس
مولف .... حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب
طباعت سوم .... مئی 2009ء
کمپوزنگ .... ملک محمد اعجاز حسین
تعداد 3000

ملنے کا پتہ
مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا فون 048-3881487

فہرست مضامین (صراطِ مستقیم کورس)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	**اصول تفسیر**	9
2	وحی کا لغوی معنی	9
3	وحی کا اصطلاحی معنی	10
4	نزول وحی کے مختلف طریقے	10
5	وحی کی اقسام	10
6	قرآن کریم کی تعریف	11
7	تفسیر کرنے کی شرائط	11
8	مکی اور مدنی سورت کی تعریف	12
9	**چالیس آیات**	13
10	الٓمٓ	13
11	الٓمٓ کی مراد	13
12	لاریب کتاب	13
13	حیات شہداء	13
14	حفاظت قرآن	14
15	آداب تلاوت قرآن	15
16	علماء کی فضیلت	15
17	قرآن بے نظیر کتاب	15
18	اللہ ایک ہی الٰہ ہے	16
19	مصیبت وبال گناہ ہے	16
20	راعنا کہنے کی ممانعت	17
21	انبیاء معبود نہیں	17
22	شان اہل بیت رضی اللہ عنہ	18
23	صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	19
24	مناظرہ کا جواز	19
25	بیان کرنے کا ادب	19
26	ختم نبوت	20
27	حرمت زنا	20
28	عذاب قبر کا ثبوت	21
29	فرضیت جہاد	21
30	حقوق والدین	22
31	حفاظت اعمال	22
32	شرک کی معافی نہیں	23
33	انفاق فی سبیل اللہ	23
34	قربانی عبادت ہے	24
35	آداب قرآن	24
36	صدقہ میں رکاوٹ	24
37	عزت اور ذلت کا مالک اللہ ہے	25
38	منافق کا ٹھکانہ	26
39	صفات مومنین	26
40	سورۃ قریش	27
41	سورۃ الماعون	28
42	سورۃ الکوثر	28
43	سورۃ الکافرون	28
44	سورۃ النصر	29
45	سورۃ اللھب	29
46	سورۃ الاخلاص	30
47	سورۃ الفلق	30
48	سورۃ الناس	30
49	**اصول حدیث**	31
50	حدیث کی قسمیں	31
51	حدیث مقبول	32
52	صحیح، حسن، مرسل	32
53	حدیث غیر مقبول	33
54	موضوع، ضعیف	33
55	سنت	33
56	سنت کا لغوی اصطلاحی معنی	33
57	**چالیس احادیث**	35
58	فضیلت حفظ حدیث	35
59	نیت کی اہمیت	35
60	حیات انبیاء علیہم السلام	36
61	سماع عند القبر النبی ﷺ	36
62	ختم نبوت	36
63	صحابہ رضی اللہ عنہم نجوم ہدایت	37
64	عظمت فقیہہ	37
65	فجر کا مستحب وقت	37
66	ظہر کا مستحب وقت	38
67	عصر کا مستحب وقت	38
68	آذان واقامت کا مسنون طریقہ	39
69	تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین	39
70	ہاتھ باندھنے کا طریقہ	39
71	آمین آہستہ کہنی چاہیے	40
72	رکعات وتر	41
73	تراویح بیس ہیں	43
74	دور فاروق میں بیس تراویح	44
75	تکبیرات عیدین	45
76	فضیلت درود پاک	45
77	برائی کو روکنا	45
78	فضیلت دعا	46
79	حیاء ایمان کا حصہ ہے	46
80	پردہ پوشی کی فضیلت	47
81	حقوق انسانیت	47
82	فضیلت تعلیم القرآن	49
83	انجام انسان	50
84	توبہ کی فضیلت	50
85	شہید کی فضیلت	50
86	اسماء حسنیٰ	51

نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر
87	عقائد	52
88	توحید باری تعالیٰ	52
89	تقدیس ذات وصفات باری تعالیٰ	52
90	صدق باری تعالیٰ	53
91	وسعت قدرت باری تعالیٰ	53
92	تقدیر باری تعالیٰ	53
93	حقیقت نبوت۔صداقت نبوت	53
94	دوام نبوت۔ختم نبوت	54
95	نزول عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی	54
96	حیات انبیاء علیہم السلام	55
97	ملائکہ۔جنات	55
98	کتب سماویہ۔صداقت قرآن	56
99	عذاب قبر۔آخرت	57
100	عرض اعمال۔سماع صلوۃ وسلام	57
101	فضیلت وزیارت روضہ اطہر	58
102	سفر مدینہ منورہ۔مسئلہ استشفاع	58
103	عظمت انبیاء علیہم السلام	58
104	عظمت علوم نبوت	59
105	صلوۃ سلام۔ذکر رسول ﷺ	59
106	انبیاء علیہ السلام کی نیند	60
107	حقیقت معجزہ	60
108	معجزات انبیاء علیہم السلام	60
109	توہین رسالت۔توہین علم نبوت	60

نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر
110	مقام صحابہ رضی اللہ عنہم	61
111	معیار حق وصداقت	61
112	حب صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم	62
113	عفت امہات المومنین	62
114	مشاجرات صحابہؓ	62
115	حضرت حسینؓ حق پر	63
116	ثواب وگناہ۔ولایت	63
117	کرامات اولیاء۔مسئلہ توسل	63
118	معیار حق وباطل	64
119	حفاظت دین کا مدار	64
120	اصول اربعہ۔اجتہاد وتقلید	64
121	اعتقادی واجتہادی اختلاف	65
122	تصوف۔بیعت	65
123	جہاد فی سبیل اللہ	66
124	فقہ	67
125	فقہ کی تعریف	67
126	شریعت کے احکام	67
127	فرض۔فرض عین	67
128	فرض کفایہ۔واجب۔سنت	68
129	سنت موکدہ وغیر موکدہ	68
130	مستحب	69
131	حرام	69
132	مکروہ تحریمی۔مکروہ تنزیہی	69

نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر
133	مباح	70
134	طہارت کے احکام	70
135	نجاست	70
136	نجاست حقیقیہ وحکمیہ	70
137	نجاست غلیظہ۔نجاست خفیفہ	70
138	مختلف اشیاء کو دھونے کے مختلف طریقے	72
139	نجاست حکمیہ کی قسمیں	72
140	حدث اصغر۔حدث اکبر	72
141	جنابت۔حیض۔نفاس	73
142	حدث اکبر سے پاک ہونے کا طریقہ	73
143	پانی کے احکام	74
144	مطلق پانی کی قسمیں	74
145	استنجا کی قسمیں	77
146	وضو کی قسمیں	77
147	وضو کے فرائض	78
148	وضو کی سنتیں	78
149	وضو کی شرائط	79
150	وضو کے مستحبات	79
151	مکروہات وضو	79
152	نواقض وضو	79
153	اقسام قے	80
154	غسل کی قسمیں	81
155	غسل کے فرائض	82

نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر
156	غسل کی سنتیں	83
157	تیمّم کے فرائض	83
158	تیمّم کی سنتیں	83
159	تیمّم کی شرائط	83
160	جن چیزوں سے تیمّم جائز ہے	84
161	موزوں پر مسح کے احکام	84
162	طریقہ مسح	84
163	فرض مقدار مسح	84
164	نواقض مسح	86
165	آذان کے احکام	86
166	آذان کا طریقہ	86
167	آذان اور اقامت میں فرق	86
168	آذان کا حکم	87
169	آذان کن نمازوں کے لیے	87
170	آذان کے درست ہونے کی شرائط	87
171	وہ مواقع جہاں آذان کا جواب نہیں دیا جاتا	87
172	نماز کے علاوہ جن موقعوں پر آذان دی جاسکتی ہے	88
173	نمازوں کے اوقات	88
174	نماز کی شرائط	89
175	نماز کے فرائض	90
176	نماز کے واجبات	91
177	سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟	92
178	سجدہ تلاوت	92

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
179	نواقض نماز	93
180	جماعت کا حکم	93
181	شرائط امامت	94
182	جمعہ کے متعلق مسائل	94
183	جمعہ کی نماز فرض ہونے کی آٹھ شرطیں	95
184	نماز جنازہ	95
185	نماز جنازہ کب پڑھنی چاہیے	95
186	مکروہ اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم	96
187	جن افراد کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں	96
188	اگر جنازے کئی ہوں تو؟	97
189	زکوۃ	98
190	زکوۃ کے لیے نصاب	98
191	زکوۃ کے لئے شرائط	98
192	زکوۃ کے مصارف	99
193	زکوۃ کی ادائیگی کی شرائط	99
194	جن کو زکوۃ دینا جائز نہیں	99
195	دعوات صالحہ	100
196	سو کر اٹھنے کی دعا	100
197	بیت الخلاء میں جانے کی دعا	100
198	بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا	100
199	وضو شروع کرنے کی دعا	101
200	کلی کرتے وقت کی دعا	101
201	ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا	101
202	منہ دھوتے وقت کی دعا	101
203	دایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا	102
204	بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا	102
205	سر کا مسح کرتے وقت کی دعا	102
206	کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا	102
207	گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا	102
208	بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا	103
209	دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا	103
210	وضو کے درمیان کی دعا	103
211	وضو کے آخر کی دعا	103
212	کھانا شروع کرنے کی دعا	104
213	اگر دعا پڑھنا بھول جائے	104
214	کھانے کے آخر کی دعا	104
215	کپڑے پہننے کی دعا	104
216	دعوت کھانے کی دعا	105
217	پانی پینے کی دعا	105
218	دودھ پینے کی دعا	105
219	مسجد میں داخل ہونے کی دعا	105
220	مسجد سے نکلنے کی دعا	106
221	چھینک کی دعا	106
222	گھر سے نکلنے کی دعا	106
223	سفر کی دعا	107
224	مجلس سے اٹھنے کی دعا	107

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
225	مریض کی عیادت کی دعا	107
226	نماز کے بعد کی دعا	107
227	سواری کی دعا	108
228	بارش مانگنے کی دعا	108
229	مصیبت کے وقت کی دعا	109
230	بیوی سے ہمبستری کرنے کی دعا	109
231	قبرستان جانے کی دعا	109
232	سات نمبر	110
233	اصلاح عقیدہ	111
234	انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ	112
235	معجزہ	112
236	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ	113
237	اولیاء کرام کے متعلق عقیدہ	114
238	آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ	115
239	فرشتوں اور جنوں کے متعلق عقیدہ	115
240	تقدیر کے متعلق عقیدہ	116
241	موت اور موت کے بعد کے متعلق عقیدہ	116
242	اعمال ظاہری	118
243	اعمال باطنی	119
244	نفلی عبادات کی قسمیں	120
245	حقوق العباد	120
246	حصول علم	121
247	تصحیح نیت	122
248	جہاد فی سبیل اللہ	122
249	جہاد کی اقسام	124
250	دفاعی جہاد	124
251	جہاد دفاعی فرض عین ہے	124
	تمت بالخیر	

التماس

ہم نے وسعت انسانی کے مطابق ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے کتاب کو ہر قسم کی غلطی سے مبرا کر کے منصۂ شہود پر لانے کی سعی کی ہے اس کے باوجود بھی اگر کسی قاری کو غلطی نظر آئے اطلاع فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

جزاکم اللہ

ناشر

اصول تفسیر

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے حضور اکرم ﷺ پر قرآن کریم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ دنیا میں انسان کو آزمائش اور امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے۔ لہٰذا اس کے ذمے کچھ فرائض اور ذمہ داریاں لگا کر باقی مخلوق کو اس کی خدمت میں لگا دیا گیا ہے۔ اس لیے دنیا میں آنے کے بعد ہر انسان کے لیے دو کام ضروری ہیں۔

۱۔اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا

۲۔مخلوقات سے فائدہ حاصل کرنا

ان دونوں باتوں کے لیے علم کی ضرورت ہے۔ جب تک علم ہی نہ ہوگا تو فرائض پورے ہوں گے نہ ہی صحیح طور پر مخلوقات سے فائدہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تین چیزیں حصول علم کے لیے بنائی ہیں۔

۱۔حواس خمسہ (آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، منہ) ۲۔عقل ۳۔وحی

ان تینوں کی مخصوص حدود اور دائرہ ہائے کار ہیں۔ ایک حد تک حواسِ خمسہ سے علم حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد عقل سے اور اس کے بعد وحی سے۔ وحی حصول علم کا افضل ترین ذریعہ ہے۔

وحی کا لغوی معنیٰ:

اَلْإِعْلَامُ الْخَفِیُّ السَّرِیْعُ.

یعنی کسی چیز کو خفیہ طریقہ سے تیزی کے ساتھ پہنچانا۔

اصطلاحی معنیٰ:

کَلَامُ اللّٰہِ الْمُنَزَّلُ عَلٰی نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ

اللہ تعالیٰ کا کلام جو نبیوں میں سے کسی نبی پر اترا ہو۔

نزولِ وحی کے مختلف طریقے:

۱۔سلسلۃ الجرس (مسلسل گھنٹیوں جیسی آواز)

۲۔جبرائیل علیہ السلام کا اپنی اصل شکل میں آنا۔

۳۔جبرائیل علیہ السلام کا کسی آدمی کی شکل میں آنا جیسے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عموماً حضرت دِحیہ کلبیؓ کی شکل میں آتے تھے۔

۴۔بغیر واسطے کے اللہ تعالیٰ کا کلام سننا، جیسے معراج کے موقع پر

۵۔القاء فی القلب یعنی دل میں بات ڈالنا

وحی کی اقسام:

وحی کی دو قسمیں ہیں:

۱۔وحی متلو ۲۔وحی غیر متلو

۱۔وحی متلو:

اس وحی کو کہتے ہیں جس کی نماز میں تلاوت کی جاسکتی ہو۔ جیسے قرآن مجید۔

۲۔وحی غیر متلو:

جس کی نماز میں تلاوت نہ کی جاسکتی ہو۔ جیسے احادیث

وحی متلو اور غیر متلو میں فرق:

وحی متلو میں الفاظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جبکہ وحی غیر متلو میں مفہوم یا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور الفاظ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعریف:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام جو آسمان سے اترا، حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، مصاحف میں لکھا گیا اور ہم تک تواتر کے ساتھ بغیر کسی شبہ کے پہنچا۔

قرآن کریم کی تفسیر کون کرسکتا ہے:

کوئی آدمی صرف عربی زبان سیکھ کر یا اپنے ذاتی مطالعہ کے زور پر تفسیر نہیں کرسکتا بلکہ ایسا شخص عین ممکن ہے کہ گمراہ ہوجائے۔ قرآن کی تفسیر صرف راسخ فی العلم (مضبوط علم والے) علماء ہی کا کام ہے اور تفسیر کرنے والے کیلئے درج ذیل علوم کا جاننا ضروری ہے۔

نمبر۱۔علم لغت ۲۔علم صرف ۳۔علم نحو ۴۔علم معانی
۵۔علم بیان ۶۔علم بدیع ۷۔علم قرات وتجوید ۸۔علم فقہ
۹۔علم اصول فقہ ۱۰۔علم حدیث ۱۱۔علم اصول حدیث ۱۲۔علم کلام
۱۳۔علم الناسخ والمنسوخ ۱۴۔علم اسباب النزول ۱۵۔علم القصص
۱۶۔علم تاریخ ۱۷۔علم مناظرہ ۱۸۔علم تصوّف

مکی اور مدنی سورتوں سے مراد:

نمبر۱۔مکی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مکہ میں نازل ہوئیں اور مدنی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مدینہ میں نازل ہوئیں۔

نمبر۲۔مکی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو ہجرت سے قبل نازل ہوئیں اور مدنی سے مراد وہ سورتیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔

چالیس آیات

(۱) الٓمّٓ پارہ نمبرا سورۃ بقرہ آیت نمبرا:

ترجمہ۔(اللّٰہ اَعۡلَمُ بِمُرَادِہٖ) اسکا معنیٰ اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔

فائدہ۔قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں۔

نمبرا۔محکمات نمبر۲۔متشابھات

(1) محکمات۔ان آیات کو کہتے ہیں جن کی مراد اور معنیٰ بندوں کو معلوم ہو سکتے ہوں۔

(2) متشابھات ۔ ان آیات کو کہتے ہیں جن کی مراد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہ جان سکے۔

الٓمّٓ اور اس جیسی دیگر آیات مثلاً حٰمٓ ‘الٓمّٓصٓ ‘ قٓ ‘ یٰسٓ ‘طٰسٓ وغیرہ یہ متشابھات میں سے ہیں یہ حروف رموز واسرار ہیں جن کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔

فائدہ۔اصطلاح میں ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ان میں سے ہر حرف کو جدا جدا ساکن پڑھا جاتا ہے جیسے الٓمّٓ کو الف‘لام‘میم پڑھا جائے گا۔

(۲) ذٰلِکَ الۡکِتَابُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ۔ (پارہ نمبرا سورۃ البقرہ آیت نمبر۲)

ترجمہ۔اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(۳) وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَO (پارہ نمبر۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر۱۵۴)

ترجمہ۔اور نہ کہو ان کو جو شہید کئے گئے خدا کی راہ میں کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔

خلاصہ۔معلوم ہوا کہ اللہ کے راستہ میں شہید کی موت‘ موت نہیں بلکہ ہر غم اور تکلیف سے پاک ایک اعلیٰ زندگی ہے جب شہید کا جسم گوشت و پوست کا مجموعہ ہونے کے باوجود (قبر میں) خاک سے متاثر نہیں ہوتا اور زندہ جسم کی طرح صحیح سالم رہتا ہے جیسا کہ اس پر احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں پس صرف اس امتیاز کی وجہ سے شھداء کو احیا کہا گیا ہے مگر ظاہری احکام میں وہ عام مردوں کی طرح ہیں ان کی بیویاں دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیھم السلام شھداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں یہاں تک کے جسد کی سلامتی کے علاوہ اس حیات برزخی کے کچھ آثار ظاہری احکام پر بھی پڑتے ہیں مثلاً ان کی میراث تقسیم نہیں ہوتی‘ ان کی ازواج دوسروں کے نکاح میں نہیں آ سکتیں پس اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء علیھم السلام ہیں پھر شھداء اور پھر معمولی مردے۔

فائدہ۔اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام اپنی اپنی قبور مبارک میں دنیا والے جسم مبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔

(٤) اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَO

(پارہ نمبر۱۴ سورۃ حجر آیت نمبر۹)

ترجمہ۔ہم نے اتاری یہ نصیحت (قرآن) اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

فائدہ۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم تحریف سے محفوظ ہے۔

(٥) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ O

(پارہ نمبر۹ سورۃ اعراف آیت نمبر۲۰۴)

ترجمہ۔اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم ہو۔

فائدہ۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ نماز میں جب امام قرات کرے (خواہ سورۃ فاتحہ کی یا کسی اور سورۃ کی) تو مقتدی کو توجہ سے سننا اور زبان سے خاموش رہنا چاہیئے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وَاِذَا قَرَءَ ا فَانْصِتُوْا (جب نماز میں امام قرات کرے تو تم (مقتدی) چپ رہو)۔

(٦) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ O

(پارہ نمبر۲۲ سورۃ فاطر آیت نمبر۲۸)

ترجمہ۔اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں سے جن کو سمجھ ہے (علماء) بے شک اللہ زبردست بخشنے والا ہے۔

فائدہ۔حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ سب آدمی ڈرنے والے نہیں اللہ سے ڈرنا سمجھ والوں (علماء) کی صفت ہے۔

(٧) قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًاO

(پارہ نمبر۱۵ بنی اسرائیل آیت نمبر۸۸)

ترجمہ۔آپ فرمادیں کہ اگر تمام انسان و جنات اس جیسا قرآن لانے پر جمع ہو جائیں

تو بھی اس جیسا قرآن نہیں لا سکتے اگر چہ وہ اس کے لئے ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

فائدہ۔یہ بات قرآن میں کئی جگہ مختلف انداز میں آئی ہے پوری انسانیت کو چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر تم قرآن کو اللہ کا کلام نہیں مانتے تو پھر تم بھی انسان ہو اسکی مثل بنا کے دکھلاؤ اس آیت میں اس دعویٰ کے ساتھ یہ بھی فرما دیا گیا کہ صرف انسان ہی نہیں جنات کو بھی اپنے ساتھ ملا لو پھر سب مل کر قرآن کی ایک سورت تو کہاں صرف ایک آیت بھی نہ بنا سکو گے۔

(٨) وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ O

(پارہ نمبر۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر۱۶۳)

ترجمہ:اور معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے کوئی نہیں اس کے سوا وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

فائدہ۔معبود حقیقی سب کا ایک ہی اللہ ہے اس میں کسی دوسرے شریک کا احتمال بھی نہیں بس اب جس نے اس کی نافرمانی کی وہ مردود ہوا اگر دوسرا معبود ہوتا تو اس سے نفع کی توقع ممکن تھی یہ استاذی بادشاہی یا پیری تو نہیں کہ ایک موافق نہ آئی تو دوسری جگہ چلے گئے یہ خدائی ہے نہ اس کے علاوہ معبود بنا سکتے ہو اور نہ کسی سے خیر کی توقع کر سکتے ہو۔

(٩) مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا۔

(پارہ نمبر۵ سورۃ النساء آیت نمبر۷۹)

ترجمہ۔ جو پہنچے تجھ کو کوئی بھلائی سو اللہ کی طرف سے ہے اور جو پہنچے تجھ کو کوئی برائی سو تیرے نفس کی طرف سے ہے۔

فائدہ۔ انسان کو چاہیئے کہ نیکی کو حق تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھے اور سختی اور برائی کو اپنے اعمال کی شامت جانے۔

(۱۰) یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا اُنْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌO (پارہ نمبرا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ۔ اے ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ۔ جن الفاظ کے معنی برے ہوتے ہیں اس آیت میں پیغمبر علیہ السلام کے لئے ان کے استعمال کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مثلاً اگر یہودی نبی علیہ السلام کی مجلس میں آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہتے راعنا اس کا معنی تو ہے کہ ہماری طرف متوجہ ہو اور ہماری رعایت کیجئے یہ کلمہ یہود سے سن کر مسلمان بھی کہہ دیتے۔ مگر یہودی بدنیتی سے لفظ راعنا کو زبان دبا کر کہتے تو راعینا ہو جاتا جس کا معنی ہے نمبرا ہمارا چرواہا، نمبر۲ احمق اور بے وقوف (یہودی زبان میں) اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ لفظ نہ کہو اگر کہنا ہو تو انظر نا (نظر شفقت کیجئے) کہا کرو۔

(۱۱) مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَاداً لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِO (پارہ نمبر۳ سورۃ ال عمران آیت ۷۹)

ترجمہ۔ کسی بھی ایسے انسان کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرما دے جائز نہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرو۔

خلاصہ۔ حق تعالیٰ جس بشر کو کتاب وحکمت (قوت فیصلہ) دے کر اور نبوت کے عظیم منصب پر فائز کرتے ہیں کہ وہ پیغام الٰہی من وعن پہنچا کر لوگوں کو اسکی بندگی اور وفاداری کی طرف متوجہ کرے اس پیغمبر کا یہ کام کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ لوگوں کو خالص اللہ کی بندگی سے ہٹا کر خود اپنا یا کسی دوسرے کا بندہ بنانے کی کوشش کرے۔

(۱۲) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْراً O
(پارہ نمبر۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۳۳)

ترجمہ۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے نبی کے گھر والو اور تم کو خوب پاک صاف کر دے۔

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے گھر والوں کو ان احکام پر عمل کرا کر خوب پاک وصاف کر دے اور ان کے مرتبہ کے موافق ایسی قلبی صفائی اور اخلاق کی ستھرائی عطاء فرمائے جو دوسروں سے ممتاز اور فائق ہو یہاں تطہیر سے مراد تہذیب، تصفیہ قلب اور تزکیر باطن کا وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو اولیاء کو حاصل ہوتا ہے اور جس کے حصول کے بعد وہ انبیاء کی طرح معصوم تو نہیں مگر محفوظ کہلواتے ہیں۔

یہاں اھل بیت سے ازواج مطہرات ہی مراد ہیں کیونکہ اس آیت سے پہلے تمام تر خطابات ازواج مطہرات ہی سے ہوئے ہیں۔

(۱۳)۔إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ O

(پارہ نمبر۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر۴۰)

ترجمہ اگر تم نہ مدد کرو گے رسول کی تو اسکی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے کہ وہ دوسرا تھا دو میں جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے اس پر تسکین۔

فائدہ۔صحابہ رضی اللہ عنھم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جن کے لئے قرآن نے لفظ صحابی استعمال فرمایا ہے۔

اس وجہ سے جو صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

(۱۴)۔ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ O

(پارہ نمبر۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر۱۲۵)

ترجمہ۔اور الزام دے ان کو جس طرح بہتر ہو۔

فائدہ۔علامہ نسفی رحمۃ اللہ نے تفسیر مدارک میں اس آیت سے مناظرہ کا جواز ثابت کیا ہے

(۱۵)۔ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ O (پارہ نمبر۱۲ سورۃ ھود آیت نمبر۸۸)

ترجمہ۔ میں تو چاہتا ہوں سنوارنا جہاں تک ہو سکے اور بنانا ہے اللہ کی مدد سے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

(۱۶) يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔ قُمْ فَأَنذِرْ ۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ O

(پارہ نمبر۲۹ سورۃ المدثر آیت نمبر۱،۲،۳)

ترجمہ۔اے لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سنا دے اور اپنے رب کی بڑائی بول۔

فائدہ۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت کھڑے ہو کر کرنا چاہیئے۔

(۱۷)۔مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا O (پارہ نمبر۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۴۰)

ترجمہ۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

فائدہ۔آپ ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائیگی۔

(۱۸) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا O

(پارہ نمبر۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۳۲)

ترجمہ۔اور نہ پاس جاؤ زنا کے وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔

فائدہ۔یعنی زنا کرنا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بہت بڑی سخت نافرمانی ہے لہٰذا اس کے قریب بھی مت جاؤ اور لاتقربوا میں مبادی زنا جیسے بدنظری، گانا وغیرہ سے بچنے کی ہدایت کر دی گئی۔

(۱۹)۔اَلنَّارُيُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَاغُدُوًّاوَعَشِيًّاوَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○ (پارہ نمبر۲۴سورۃ مومن آیت نمبر۴۶)

ترجمہ۔وہ آگ ہے کہ جس پر پیش کئے جاتے ہیں صبح اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت (حکم ہوگا) داخل کردو فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں۔

فائدہ۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ قبر میں عذاب عرضِ نار ہے جبکہ جہنم میں دخول نار کی صورت میں ہوگا۔یہ آیت عذاب قبر پر دلالت کررہی ہے۔

(۲۰)۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○

(پارہ نمبر۲سورۃ بقرہ آیت نمبر۲۱۶)

ترجمہ۔تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمھارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لئے مضر ہو اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فائدہ۔جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ مسلمانوں پر فرض ہے چونکہ یہ فریضہ مشکل ہے اس لئے نفس کو طبعی طور پر گراں اور بھاری معلوم ہوتا ہے مگر اللہ نے اس میں خیر ہی خیر رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے کہ کس چیز میں خیر ہے اور کس میں شر۔جہاد فرض ہے اور اس کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے۔

(۲۱)۔وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً ○

(پارہ نمبر۱۵سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۲۳)

ترجمہ۔اور تیرے رب کا حکم ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ان میں ایک یا دونوں تو ان کو اف تک نہ کہہ اور نہ ہی جھڑک ان کو اور ان سے ادب کے ساتھ بات کیا کرو۔

فائدہ۔اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو حقیقتاً وجود عطا کیا ہے اور والدین اس کی ایجاد کا ظاہری ذریعہ ہیں اس لئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق کو ذکر کیا گیا اور عبادت خدا کی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت بھی معلوم ہوئی۔

(۲۲)۔إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِيْ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ (پارہ نمبر۲۲سورۃ یٰسین آیت نمبر۱۲)

ترجمہ۔ہم ہیں جو زندہ کریں گے مردوں کو اور لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے اور جو نشان ان کے پیچھے رہے اور ہر چیز کو ہم نے گن کر رکھا ہوا ہے نامہ اعمال میں۔

فائدہ۔موت کے بعد ایک چھپی حیات ہے جو قبر کے اندر ہوتی ہے اور ایک ظاہری اور کھلی حیات ہے جو کہ حشر میں ہوگی اھل السنۃ والجماعۃ دونوں کو مانتے ہیں۔

(۲۳)۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰه غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ O (پارہ نمبر۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷)

ترجمہ۔ اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی اور جو نہ مانے تو پھر اللہ بے پرواہ ہیں جہان والوں (لوگوں) سے۔

فائدہ۔ جو شخص گھر کے خرچ کے علاوہ بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت یعنی وسائل سفر رکھتا ہو تو اس پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ حج کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۲۴)۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَن يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْماً عَظِيْماًO (پارہ نمبر۵ سورۃ النسآء آیت نمبر ۴۸)

ترجمہ بے شک اللہ نہیں بخشیں گے اپنے ساتھ شرک کو اور بخش دیں گے اس سے نیچے کے گناہ جن کے چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا۔

فائدہ۔ یعنی مشرک کبھی نہیں بخشا جائے گا اسکی سزا دائمی جہنم ہے البتہ شرک سے نیچے جو گناہ ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ وہ سارے قابل مغفرت ہیں اللہ تعالیٰ جس کی بخشش چاہتے ہیں صغیرہ، کبیرہ گناہ معاف کردیتے ہیں عذاب دے کر یا بلا عذاب دیئے۔

(۲۵)۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ O (پارہ نمبر۴ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ ہرگز نہ حاصل کرسکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ اور جو چیز خرچ کرو گے سو اللہ کو معلوم ہے۔

فائدہ۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عمدہ سے عمدہ چیز خرچ کرنی چاہیئے۔

(۲۶)۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكاً لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوْا O (پارہ نمبر۱۷ سورۃ الحج آیت نمبر ۳۴)

ترجمہ۔ اور ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کردی ہے قربانی کہ یاد کریں اللہ کا نام جانوروں کے ذبح پر جو اللہ نے ان کو دیئے سو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اسی کے حکم میں رہو۔

فائدہ۔ اللہ کی نیاز کے طور پر جانور قربان کرنا ہر دین میں عبادت قرار دیا گیا اگر یہ عبادت غیر اللہ کے نام پر کی جائے تو یہ شرک ہو جائیگا موحد کا کام یہ ہے کہ قربانی صرف اسی خدا کے لئے کرے جس کے نام پر قربان کرنے کا تمام شرائع میں حکم رہا ہے اس کے حکم سے باہر نہ ہو

(۲۷)۔ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌO فِيْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ Oلَّا يَمَسُّهٗ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔
(پارہ نمبر۲۷ سورۃ واقعہ آیت نمبر ۷۷ تا ۷۹)

ترجمہ۔ بے شک یہ قرآن ہے عزت والا لکھا ہوا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں۔

فائدہ۔ اس قرآن کو نہ چھوئیں مگر پاک لوگ یعنی بغیر وضو کے اسکو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

(۲۸)۔ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O (پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۶۸)

ترجمہ۔شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگ دستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ بہت کشائش والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔

فائدہ۔جب کسی کے دل میں خیال آئے کہ اگر خیرات کرونگا تو مفلس رہ جاؤں گا اور حق تعالیٰ کی تاکید سن کر بھی دل چاہے کہ مال خرچ نہ کرے اور اللہ کے وعدہ فضل سے اعراض کر کے وعدہ شیطانی پر طبیعت کا میلان ہو تو اس کو یقین کر لینا چاہیئے کہ یہ پورا مضمون شیطان کی طرف سے ہے اور اگر یہ خیال آوے صدقہ خیرات سے گناہ بخشے جائیں گے اور مال میں بھی ترقی اور اضافہ ہوگا تو اس کو یقین کر لینا چاہیئے کہ یہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور خدا کا شکر کرے اور اللہ کے خزانے میں کمی نہیں وہ سب کے ظاہر و باطن نیت عمل کو خوب جانتا ہے۔

(۲۹)۔قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌO

(پارہ نمبر۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر۲۶)

ترجمہ۔تو کہہ دے یا اللہ مالک سلطنت تو سلطنت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور سلطنت چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلیل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ۔اسلام نام ہے تسلیم وانقیاد کا یعنی بندہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کی تابعداری کرے۔

(۳۰)۔اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًاO

(پارہ نمبر۵ سورۃ النساء آیت نمبر۱۴۵)

ترجمہ: بے شک منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں دوزخ کے اور ہرگز نہ پاوے گا تو ان کے لیے کوئی مددگار۔

فائدہ: آیت میں منافقین کا ٹھکانہ بتایا گیا ہے کہ ان کا ٹھکانہ جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہوگا اور وہاں ان کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہوگا جو ان کو اس سزا سے بچا سکے۔

(۳۱)۔اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

(پارہ نمبر۲۲۔سورۃ احزاب آیت نمبر۳۵)

ترجمہ: تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور محنت جھیلنے والے مرد اور محنت جھیلنے والی عورتیں اور ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزے دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شرمگاہوں کی اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی

عورتیں تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے واسطے معافی اور ثواب بڑا۔

فائدہ نمبر۱: آیت میں عورتوں کی دل جوئی اور ان کے اعمال کی مقبولیت کا خصوصی ذکر فرمایا گیا ہے اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت اور فضیلت کا دارومدار اعمال صالحہ اور اطاعت خدا پر ہے اس میں مرد و زن میں کوئی امتیاز نہیں۔

نمبر۲۔قرآن کریم کے عام احکام میں عموماً خطاب مردوں کو کیا گیا ہے عورتیں اس میں ضمناً شامل ہیں۔اس میں اشارہ ہے کہ عورتوں کے تمام معاملات تستر اور پردہ پوشی پر مبنی ہیں اس میں ان کا اکرام واعزاز ہے۔

۳۲۔سورۃ قریش

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ (1) اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ (2) فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ
هٰذَا الۡبَيۡتِ (3) الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ (4)

ترجمہ: قریش کو مانوس کرنے کے لیۓ ان کو سردی اور گرمی کے اسفار سے مانوس کرنے کے لیے۔پس چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔جس نے انہیں بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف میں ان کو امن عطاء کیا۔

۳۳۔سورۃ الماعون

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ (1) فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ (2)
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ (3) فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ (4) الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ
صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ (5) الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ (6) وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ (7)

ترجمہ: کیا تو نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے۔وہ ایسا آدمی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دلاتا۔پس ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں، جو دکھلاوا کرتے ہیں اور معمولی استعمال کی چیزیں مانگنے پر نہیں دیتے۔

۳۴۔سورۃالکوثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ (1) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ (2)
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ (3)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو خیرِ کثیر عطا کی ہے۔لہٰذا اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔بلاشبہ آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہوگا۔

۳۵۔سورۃ الکافرون

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ (1) لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ (2) وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ
اَعۡبُدُ (3) وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ (4) وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ (5)
لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ (6)

ترجمہ: کہہ دیجیے: اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور میں اس کی عبادت کرنے والا نہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

٣٦۔ سورة النصر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

إِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ (1) وَرَأَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِيۡ دِيۡنِ اللّٰهِ أَفۡوَاجاً (2)
فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ إِنَّه' كَانَ تَوَّاباً (3)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح ہوگئی۔ اور آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجئے بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

٣٧۔ سورة اللهب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

تَبَّتۡ يَدَآ أَبِيۡ لَهَبٍ وَتَبَّ (1) مَا أَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ (2)
سَيَصۡلٰى نَاراً ذَاتَ لَهَبٍ (3) وَّامۡرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ (4) فِيۡ جِيۡدِهَا
حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ (5)

ترجمہ: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ اس کا مال اور جو اس نے کمایا تھا اس کے کسی کام نہ آیا۔ وہ عنقریب شعلوں والی آگ میں گرے گا۔ اور اس کی بیوی، لکڑیاں اٹھانے والی، اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

٣٨۔ سورة الإخلاص

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ (3)
وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُواً أَحَدٌ (4)

ترجمہ: کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

٣٩۔ سورة الفلق

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

قُلۡ أَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ (1) مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ
(3) وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الۡعُقَدِ (4) وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)

ترجمہ: کہہ دیجئے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

٤٠۔ سورة الناس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

قُلۡ أَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) إِلٰهِ النَّاسِ (3)
مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ (4) الَّذِيۡ يُوَسۡوِسُ فِيۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ (5)
مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ (6)

ترجمہ: کہہ دیجیے: میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ جو لوگوں کا بادشاہ ہے۔ لوگوں کا معبود ہے، چھپ چھپ کر وسوسے ڈالنے والے کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جو جنوں میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

(اصول حدیث)

حدیث کی تعریف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں اسکو خبر بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کو قول، عمل کو فعل اور حضور ﷺ کے سامنے کوئی صحابی عمل کرتا اور آپ ﷺ خاموش رہتے تو اس کو تقریر کہتے ہیں۔

حدیث کی قسمیں:

راویوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کی دو قسمیں ہیں۔

1- حدیث متواتر (خبر متواتر)

2- حدیث واحد (خبر واحد)

1 حدیث متواتر:

حدیث متواتر وہ حدیث ہے۔ جس کو نقل کرنیوالے ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں۔ جن کا عموماً جھوٹ پر جمع ہونا ناممکن ہو۔

2 حدیث واحد:

حدیث واحد وہ حدیث ہے جس کو نقل کرنیوالے ہر دور میں یا کسی ایک دور میں حدیث متواتر کو نقل کرنیوالوں سے کم ہوں۔

حدیث واحد کی دو قسمیں ہیں۔

1- حدیث مقبول

2- حدیث غیر مقبول

1- حدیث مقبول

وہ حدیث ہے جو قابل قبول ہو۔ حدیث مقبول کی تین قسمیں ہیں

1- حدیث صحیح

2- حدیث حسن

3- حدیث مرسل

1 حدیث صحیح

وہ حدیث ہے جس کے تمام روای عادل ہوں۔ اچھے حافظے والے ہوں اور ان کی روایت ان سے زیادہ ثقہ راویوں کے مخالف نہ ہو۔

2 حدیث حسن

وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی حدیث صحیح کی طرح ہوں۔ البتہ انکا حافظہ نسبتاً کمزور ہو

3 حدیث مرسل

یہ وہ حدیث ہے جس کو صحابی، تابعی یا تبع تابعی کسی واسطے سے سنے اور آگے حدیث کو نقل کرتے وقت اس واسطے کا ذکر نہ کرے۔ بلکہ یوں کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

2 حدیث غیر مقبول:

یہ وہ حدیث ہے جو نا قابل قبول ہو۔ پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

1۔ حدیث موضوع

2۔ حدیث ضعیف

1 حدیث موضوع

یہ وہ حدیث ہے جو کسی نے خود گھڑ کر اس کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کر دی ہو۔

2 حدیث ضعیف

یہ وہ حدیث ہے جس میں حدیث صحیح اور حسن کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔

سُنّت

سنت کا لغوی معنیٰ:

سنت وہ راستہ ہے جس پر لوگ چلتے آئے۔ حتیٰ کہ وہ بعد والوں کے لیے طریقہ بن جاتا ہے۔

اصطلاحی معنیٰ:

شریعت میں حضور ﷺ کے قابل اتباع قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفاء راشدین کے افعال بھی سنت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت کی طرح ان کی سنت پر بھی عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عرباضؓ بن ساریہ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے ایسا عمدہ وعظ فرمایا۔ جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو جانے (الوداع کہنے) والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ ہمیں کچھ وصیت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور امیر کی اطاعت کرتے رہنا۔ اگرچہ وہ غلام ہی کیوں نہ ہو جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا۔ وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ پس تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا اور اس کو گرہ لگا کر ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ کر رکھنا اور دین میں نئی پیدا ہونے والی چیزوں سے بچنا۔ اس لیے کہ دین میں ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: ہر سنت حدیث ہے۔ مگر ہر حدیث سنت نہیں۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا اور حدیث پر عمل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس لیے کہ بعض احادیث ایسی ہیں جن پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ جیسے حدیث معراج۔

اور بعض احادیث میں ایسے اعمال وافعال کا ذکر ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔ اور امتی کے لیے جائز نہیں جیسے گیارہ نکاح اور بعض احادیث میں ایسے اعمال وافعال کا ذکر ہے جو کسی وقتی ضرورت کے تحت فرمائے تھے۔ جیسے بیان جواز کے لیے یعنی یہ بتانے کے لیے کہ بوقت ضرورت یہ عمل کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

بعض احادیث میں ایسے اعمال وافعال کا ذکر ہے جو اب منسوخ ہو چکے ہیں جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، اس لیے نبی کریم ﷺ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے ہم اپنے آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ کہلواتے ہیں اہل حدیث نہیں۔

چالیس احادیث

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O

حدیث نمبر 1

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہٗ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَ کُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَ شَہِیْدًا O (مشکوۃ کتاب العلم)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں سے جو شخص دین کے بارے میں چالیس حدیثیں یاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ اور میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارش کروں گا اور گواہی دونگا۔

حدیث نمبر 2

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ O (بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر 3

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ O (مسند ابی یعلی موصلی ص ٦٥٨)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیا علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

حدیث نمبر 4

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ، وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُہٗ،

اخرجہ ابو الشیخ بحوالہ فیض الباری ج ٦ ص٤٨٨)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر میری قبر کے قریب درود پڑھے میں اسے خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 5

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ... اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (ابوداؤد کتاب الفتن)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

حدیث نمبر 6

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلّٰی اللّٰہ، عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ (مشکوۃ باب مناقب الصحابہ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

حدیث نمبر 7

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (ابن ماجہ باب فضل العلماء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عبادت کرنے والوں (عابدین) سے بھاری ہے۔

حدیث نمبر 8

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (مصنف ابن ابی شیبہ باب من کان ینور بہا الخ....)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز کو خوب روشنی میں پڑھو، کیونکہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

حدیث نمبر 9

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالظُّہْرِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ۔

(بخاری باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے اثر سے ہے۔

حدیث نمبر 10

عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ .....فکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَآءَ نَقِیَّۃً ۔

(ابو داؤد باب فی وقت صلاۃ العصر)

ترجمہ: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کو مؤخر کیا کرتے تھے تا آنکہ سورج صاف اور سفید ہوتا۔

حدیث نمبر 11

عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ بِلَالاً رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ یُثَنِّی الْاَذَانَ وَ یُثَنِّی الْاِقَامَةَ

(مصنف عبد الرزاق باب بدء الاذان)

ترجمہ: حضرت اسود فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان اور اقامت کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 12

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی تَکَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِیْ شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ

(سنن النسأی باب موضع الابهامین ثم الرفع)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کی لو کے برابر پہنچ گئے۔

حدیث نمبر 13

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ(ابو داؤد باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاة)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔

حدیث نمبر 14

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَنْ کَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرآءَ تُه' لَهُ قِرَاءَ ةٌ (مصنف ابن ابی شیبة ص ٤١٤ ج ١ باب من کره القراءة خلف الامام)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ آدمی جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءۃ اس (مقتدی) کی قراءۃ شمار ہو گی۔

حدیث نمبر 15

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرِ رضی الله عنه اَنَّه' صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّاقَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّالِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَه' الحدیث۔

(مسند ابی داؤد الطیالسی جزء ۴ ص ۱۳۸ رقم الحدیث ۱۰۲۴)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم و لا الضالین پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے آمین کہا۔

حدیث نمبر 16

قَالَ اِبۡنُ مَسۡعُوۡدٍرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَلَا اُصَلِّیۡ بِکُمۡ صَلٰوۃَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَ لَمۡ یَرۡفَعۡ یَدَیۡہِ اِلَّا فِیۡ اَوَّلِ مَرَّۃٍ (ترمذی باب رفع الیدین عند الرکوع ج ا ص ۵۹ نسائی ص ۱۶۱ ج ا باب الرخصۃ فی ترک ذالک)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کرنہ دکھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی اور شروع (تکبیرِ تحریمہ) کے علاوہ کہیں رفع یدین نہیں کیا۔

حدیث نمبر 17

عَنۡ اَبِیۡ سَلَمَۃَ بۡنِ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ کَیۡفَ کَانَتۡ صَلٰوۃُ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ رَمَضَانَ قَالَتۡ مَا کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَزِیۡدُ فِیۡ رَمَضَانَ وَلَا فِیۡ غَیۡرِہٖ عَلٰی اِحۡدیٰ عَشۡرَۃَ رَکۡعَۃً یُصَلِّیۡ اَرۡبَعاً فَلَا تَسۡئَلۡ عَنۡ حُسۡنِھِنَّ وَطُوۡلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیۡ اَرۡبَعاً فَلَا تَسۡئَلۡ عَنۡ حُسۡنِھِنَّ وَطُوۡلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیۡ ثَلَاثاً۔۔۔ (باب قیام النبیؐ باللیل فی رمضان وغیرہ بخاری ص ۱۵٤ ج ۱ ۔ومسلم ص ۲۵٤ ج ۱ باب صلوۃ الیل الخ)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

پس کچھ نہ پوچھو وہ کتنی حسین اور طویل ہوتیں تھیں پھر چار رکعتیں اور پڑھتے پس کچھ نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور لمبی ہوتیں تھیں پھر تین رکعتیں (وتر کی) پڑھتے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ تہجد کی آٹھ رکعت سنت ہیں اور وتر تین سنت ہیں۔

حدیث نمبر 18

عَنۡ اُبَیِّ ابۡنِ کَعۡبٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنۡہ' اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوۡتِرُ بِثَلَاثِ رَکۡعَاتٍ کَانَ یَقۡرَاءُ فِیۡ الۡاُوۡلٰی بِسَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلٰی وَفِیۡ الثَّانِیَۃِ بِقُلۡ یٰاَیُّھَاالۡکَافِرُوۡنَ۔وَفِیۡ الثَّالِثَۃِ بِقُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ' وَیَقۡنُتُ قَبۡلَ الرُّکُوۡعِ۔(باب کیف الوتربثلاث' نسائی ص۲٤۸ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وِتر پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یاایھاالکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے۔

حدیث نمبر 19

عَنۡ سَعَدِبۡنِ ھِشَامٍ اَنَّ عَائِشَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا)حَدَّثَتۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یُسَلِّمُ فِیۡ رَکۡعَتَیِ الۡوِتۡرِ(نسائی ص ۲٤۸ ج ۱۔باب کیف الوتربثلاث'موطاامام محمدص ۱۵۱ باب السلام فی الوتر)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں (کے درمیان) میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

حدیث نمبر20

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلیَّ النَّاسَ۔(وَفِیْ نُسْخَةٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ) اَرْبَعَةً وَّ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَاَوْتَرَ بِثَلَاثَةٍ۔ اسناده حسن ورواته ثقات۔(تاریخ جرجان للسهمی ص ۱٤۲ طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو24 رکعتیں اور تین وتر نماز پڑھائی۔

حدیث نمبر21

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ(مصنف ابن ابی شیبة ص ۲۸٦ ج۲، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعتیں (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر22

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ یَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ

وَلَایُحْسِنُوْنَ اَنْ یَقْرَأُوْ اَفَلَوْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ عَلَیْهِمْ بِاللَّیْلِ۔ فَقَالَ یَااَمِیْرَالْمُوْمِنِیْنَ هٰذَا شَیْئٌ، لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَلٰکِنَّهٗ اَحْسَنُ فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔

(مسند احمد بن منیع بحواله اتحاف الخیرة المهرة للبوصیری ج۲ ص ۳۲٤ رقم الحدیث ۲۳۹۰ باب فی قیام رمضان الخ)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو رات کے وقت نماز (تراویح) پڑھایا کریں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرآن اچھا پڑھنا نہیں جانتے اے کاش تم رات کے وقت ان کو قرآن سناتے۔ ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہ ایک ایسی چیز ہے جو پہلے نہیں ہوئی۔ فرمایا یہ تو مجھے معلوم ہے لیکن یہ بہت اچھی چیز ہے چنانچہ ابی بن کعبؓ نے لوگوں کو بیس رکعتیں (تراویح) پڑھائیں۔

حدیث نمبر23

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَانِ عُمَرَؓ) بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً(والوتر) اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (مسند ابن الجعد ص ٤۱۳ رقم الحدیث ۲۸۲۵ معرفة السنن والآثار للبیهقی ص ٤۲ ج ٤ رقم الحدیث ٥٦٥۹ سنن کبریٰ بیهقی ص ٤۹٦ ج۲ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 24

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَلْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ اَرْبَعاً (فی الاضحی و الفطر) تَکْبِیْرَہٗ عَلَی الْجَنَائِزِ (ابو داوٗد باب التکبیر فی العیدین)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز (کی ہر رکعت) میں جنازہ کی طرح چار تکبیرات کہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 25

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً (مسلم ص ۱۷۵ ج ۱ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

حدیث نمبر 26

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَ اِنْ

لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (مسلم باب کون النھی عن المنکر من الایمان ص ۵۱ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے برائی دیکھے پس وہ اس برائی کو ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

حدیث نمبر 27

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلدُّعَآءُ ھُوَالْعِبَادَۃُ (ترمذی کتاب الدعوات ص ۱۷۵ ج ۲ ابن ماجہ ص ۲۷۱ باب فضل الدعاء)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دعا عبادت ہے۔

حدیث نمبر 28

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ (ابن ماجہ ص ۷ باب فی الایمان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیاء ایمان کا بہت بڑا حصہ ہے۔

حدیث نمبر29

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ االلّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (بخاری ص ۱/۳۳۰ باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

حدیث نمبر30

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ االلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ یَدِهٖ (بخاری ص ۱/۶ باب المسلم من مسلم المسلمون من لسانه ویده)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حدیث نمبر31

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوْ الْمُشْرِکِیْنَ اَوْ فِرُوْا اللُّحی وَ احْفُوْ الشَّوَارِبَ وَکَانَ اِبْنُ عُمَرَاِذَاحَجَّ اَوِاعْتَمَرَقَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمَافَضَلَ اَخَذَه(بخاری ص ۸۷۵ ج ۲ باب تقلیم الاظفار)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو؛ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ اور حضرت ابن عمر حج یا عمرہ کرتے تو ایک مٹھی سے زائد داڑھی کو کاٹ لیتے تھے۔

حدیث نمبر32

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافیً اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ (مجمع الزوائد باب فیمن یستره الله فیفضح نفسه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ہر آدمی کو معافی مل سکتی ہے سوائے اس آدمی کے جو اعلانیہ گناہ کرتا ہے۔

حدیث نمبر33

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَةُ بَیْتاً فِیْهِ صَوْرَةٌ وَّلَا کَلْبٌ (ابو داؤد ص ۲۱۸ ج ۲ باب فی الصور کتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

حدیث نمبر 34

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زِنَا الْعَیْنِ النَّظْرُ (شعب الایمان ج٥ ص ٣٩٣)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا آنکھ کا زنا دیکھنا (بدنظری) ہے۔

حدیث نمبر 35

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابو داؤد ص ٢ /٢٠٣ باب ماجاء فی الاقبیة کتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

حدیث نمبر 36

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَه (ابو داؤد ج ١ ص ٢١٢ باب فی ثواب قراءة القرآن کتاب الصلوٰة)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

حدیث نمبر 37

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (ترمذی ص ٢ /٦٤ باب ماجاء ان المرء مع من احب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

حدیث نمبر 38

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه، عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَه، (مجمع الزوائد ج ١٠ ص ١٩٩)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

حدیث نمبر 39

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰه، عَنْه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه، عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّاالدَّیْنَ (مسند ابی عوانة ص٧٧ ج٤ باب ثواب من یضرب بسیفه فی سبیل الله)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا سوائے قرض کے شہید کے ہر گناہ کو معاف کردیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 40

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِسْماً مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (ترمذی ص ۱۹۰ ج ۲ کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو آدمی ان کو یاد کرلے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ۔

عقائد

اہل السنة والجماعة

(۱) توحید باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں۔ کسی کے باپ ہیں نہ بیٹے، کائنات کا ہر ذرہ ان کا محتاج ہے، وہ کسی کے محتاج نہیں اور کل جہان کے خالق و مالک ہیں۔

(۲) تقدیسِ ذات وصفاتِ باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ جسم، اعضاء جسم (جیسے ید، وجہ، ساق، انگلیاں وغیرہ) اور لوازم جسم (جیسے کھانے، پینے، نیز اترنے، چڑھنے اور دوڑنے وغیرہ) سے بھی پاک ہیں قرآن وحدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اعضاء جسم یا مخلوق کی صفات کی نسبت ہے، وہاں ظاہری معانی بالاتفاق مراد نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تعبیرات ہیں۔ پھر سلف یعنی متقدمین کے نزدیک وہ صفات متشابہات میں سے ہیں انکی حقیقت اور مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جبکہ خلف یعنی متاخرین کے نزدیک ان کی حقیقت و مراد درجہ ظن میں معلوم ہے۔ جیسے ید سے مراد قدرت اور اترنے سے مراد رحمت کا متوجہ ہونا۔

(۳) صدقِ باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کلام سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اسکے خلاف عقیدہ رکھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم رکھنا بھی کفر ہے۔

(۴) وسعت قدرت باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اپنے کئے ہوئے فیصلوں کے تبدیل کرنے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدلتے نہیں۔

(۵) تقدیر باری تعالیٰ:

اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں۔ تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے نہ کہ امرِ الٰہی کا۔

(۶) حقیقتِ نبوت:

نبی ایسے انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم عن الخطاء اور مفروض الاتباع ہو، یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اسکی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کو انبیا علیھم السلام کے علاوہ کسی انسان کے لئے ثابت کرنا' اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے کفر ہے۔

نوٹ: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وھبی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطاء کرنے سے عطا ہوتی

ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

(۷) صداقتِ نبوت:

حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

(۸) دوامِ نبوت:

انبیاء کرام علیہم السّلام وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے۔ البتہ اب باقی تمام انبیاء علیہم السّلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کیلیے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے۔

(۹) ختمِ نبوت:

آنحضرت ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالم دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

(۱۰) نزول عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ

کریں گے۔حضرت مہدی حضورِ اکرم ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گے،اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے۔اور حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پا جائیں گے۔

فائدہ: عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السّلام و آمد مہدی عقیدہ ختمِ نبوت کے خلاف نہیں ۔کیونکہ عیسیٰ علیہ السّلام اگرچہ نبی ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے،اور حضرت مہدی کی تو پیدائش ہی بحیثیت امتی ہوگی۔حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔

(۱۱) حیاتِ انبیاء علیہم السّلام:

تمام انبیاء کرام علیہم السّلام اپنی مبارک قبروں میں اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ بتعلقِ روح بغیر مکلّف ہونے اور بغیر لوازم دنیا کے زندہ ہیں اور مختلف جہتوں کے اعتبار سے اس حیات کے مختلف نام ہیں ۔جیسے حیاتِ دنیوی،حیات جسمانی ،حیات حسی،حیاتِ برزخی،حیاتِ روحانی۔

(۱۲) ملائکہ:

اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا فرمایا ہے یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں ،نہ مرد اور نہ ہی عورت ہیں ۔جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر کیا ہے ان کو سر انجام دیتے رہتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔البتہ ان میں حضرت جبرائیل،میکائیل،اسرافیل،اور عزرائیل علیہم السّلام مقرب اور مشہور ہیں۔

فائدہ:

رسل بشر رسلِ ملائکہ سے افضل ہیں اور رسلِ ملائکہ باقی تمام فرشتوں اور انسانوں سے افضل ہیں،اور عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

(۱۳) جنات:

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا ہے جن کو جنات کہتے ہیں۔ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شریعت کے مکلّف ہیں اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح ان کو بھی عذاب وثواب ہوگا اور جنّات میں کوئی نبی نہیں ہے۔

(۱۴) کتب سماویہ:

جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی تھی، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر تورات ،حضرت داود علیہ السّلام پر زبور ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا،البتہ باقی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآنِ کریم ہے۔

(۱۵) صداقتِ قرآن:

سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآنِ کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

(۱۶) عذابِ قبر:

موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذراتِ جسم اور روح (یعنی دونوں) کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

(۱۷) آخرت:

(الف) دنیا میں کیے ہوئے اچھے اور برے اعمال کی جزا و سزا کے لیے تمام انسانوں کا میدانِ محشر میں جمع ہونا۔

(ب) اعمال کا حساب و کتاب ہونا

(ج) پل صراط سے گذرنا

(د) انبیاء علیہم السّلام و اولیاء کرام کا شفاعت کرنا

(ہ) نیک لوگوں کا جنت اور برے لوگوں کا جہنم میں جانا

(و) اس کے بعد غیر متناہی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے۔

(۱۸) عرضِ اعمال:

حضور ﷺ پر روضہ مبارک میں امت کے اچھے اور برے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔ (تحریر الخصائص الکبری للسیوطی ص ۴۹۱ ج ۲ و تحریرات حدیث ص ۵۴۷۔ وفاء الوفا للسمھودی ص ۱۸۰ ج ۴)

(۱۹) سماعِ صلوۃ و سلام:

آنحضرت ﷺ قبر مبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلوۃ و سلام کو بنفس نفیس سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھے جانے والے صلوۃ و

سلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

(۲۰) فضیلت و زیارتِ روضہ اطہر:

زمین کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ کے جسمِ مبارک کو مس کیے ہوئے ہے کائنات کے سب مقامات حتی کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

فائدہ: روضہ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا روضہ اطہر کی زیارت کے آداب میں سے ہے۔ اور اسی حالت میں دعا مانگنا بہتر اور مستحب ہے۔

(۲۱) سفر مدینہ منورہ:

سفر مدینہ منورہ کے وقت روضہ پاک، مسجد نبوی اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی نیت کرنا افضل اور باعث اجر و ثواب ہے۔ البتہ خالص روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

(۲۲) مسئلہ استشفاع:

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ حضرت! آپ میری مغفرت کی سفارش فرمائیں، جائز ہے۔

(۲۳) عظمت انبیاء علیہم السّلام:

کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور مقام حضرات انبیاء علیہم السّلام کا ہے اور انبیاء علیہم السّلام میں سے بعض بعض سے افضل ہیں اور حضور

اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ اور تمام انبیاء علیہم السّلام کے سردار ہیں۔

(۲۴) عظمت علوم نبوت:

ہر نبی اپنے زمانے میں شریعتِ مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، اور ہر نبی کو لوازمِ نبوت علوم بتمامہا عطا ہوتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ چونکہ اوّلین و آخرین کے نبی ہیں اس لیے حضور اکرم ﷺ کو اوّلین و آخرین کے اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا کیے گئے۔

(۲۵) صلوۃ وسلام:

آنحضرت ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعث اجر و ثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوۃ وسلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے لفظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔ سب سے افضل دُرُود دُرُودِ ابراہیمی ہے۔

فائدہ:

زندگی میں ایک مرتبہ صلوۃ وسلام پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوۃ وسلام پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

(۲۶) ذکرِ رسول ﷺ:

وہ تمام حالات وواقعات جن کا آنحضرت ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے۔ ان

کا ذکر کرنا نہایت پسندیدہ اور مستحب ہے۔

(۲۷) انبیاء علیہم السّلام کی نیند:

نیند کی حالت میں انبیاء علیہم السّلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ اس لیے ان مبارک ہستیوں کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہے۔ اور نیند کے باوجود ان حضرات کا وضو باقی رہتا ہے۔

(۲۸) حقیقتِ معجزہ:

معجزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے معجزے کو شرک کہہ کر معجزے کا انکار کرنا یا معجزے سے دھوکہ کھا کر انبیاء علیہم السّلام کے لیے مختارِ کل اور قادرِ مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔

(۲۹) معجزاتِ انبیاء علیہم السّلام:

انبیاء علیہم السّلام کے معجزات (مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت ﷺ کا حالت نماز میں پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا وغیرہ) برحق ہیں۔

(۳۰) توہینِ رسالت:

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے، مثلاً آپ ﷺ کے لیے صرف اتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے، کفر اور بے دینی ہے۔

(۳۱) توہینِ علمِ نبوت:

اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، یا علوم نبوت یعنی علم دین کو باقی علوم وفنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا، یا علمائے دین کی بوجہِ علم دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

(۳۲) مقام صحابہ رضی اللہ عنہم:

انبیاء علیہم السّلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ بترتیب ذیل

۱۔خلفاء راشدینؓ: علیٰ ترتیب الخلافۃ

۲۔عشرہ مبشرہؓ

۳۔اصحاب بدرؓ

۴۔اصحابِ بیعت رضوان

۵۔شرکاء فتح مکہ

۶۔وہ صحابہؓ جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے،

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے۔ان کا اولین اور اعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

(۳۳) معیارِ حق وصداقت:

پوری امت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم معیارِ حق وصداقت ہیں۔یعنی جو عقائد اور مسائل صحابہ رضی اللہ عنھم کے عقائد اور مسائل کے مطابق ہوں، وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں، وہ باطل اور گمراہی ہیں۔

(۳۴) حب صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم، دونوں سے بغض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض، رسول اللہ ﷺ سے بغض کی علامت وگمراہی ہے۔

(۳۵) عفتِ امہات المومنین:

حضور ﷺ کے اہل بیت، جن کا اولین مصداق امہات المومنین رضی اللہ عنھن ہیں، کو پاکدامن اور صاحب ایمان ماننا ضروری ہے۔

(۳۶) خلافتِ راشدہ موعودہ:

آیتِ استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی لہذا دورِ خلافتِ راشدہ سے مراد خلفاء اربعہ (چار خلفاء) رضی اللہ عنہم کا دور ہے۔اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافتِ عادلہ ہے۔

(۳۷) مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم:

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے، لیکن یہ خطاء، خطاء عنادی نہ تھی بلکہ خطاء اجتہادی تھی اور خطاء اجتہادی پر طعن اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت واجب ہے، اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

(۳۸) حق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکومت نہ خلافت راشدہ تھی اور نہ خلافت عادلہ، اور یزید کے اپنے عملی فسق سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بری ہیں۔

(۳۹) ثواب و گناہ:

نیکی کا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا ذریعہ تب بنتا ہے جب وہ سنت رسول ﷺ اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم کے موافق ہو ورنہ بدعت اور گناہ ہے۔

(۴۰) ولایت:

ولایت کسبی چیز ہے، کوئی بھی انسان عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا ولی بن سکتا ہے۔ اور ولایت کا مدار کشف والہام پر نہیں بلکہ تقوی اور اتباع سنت پر ہے۔

(۴۱) کرامات اولیاء:

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں ولی کے اپنے اختیار کو دخل نہیں ہوتا، اس لیے کرامت کو شرک کہہ کر اسکا انکار کرنا یا کرامت سے دھوکہ کھا کر اولیاء اللہ کے لیے اختیارات کا عقیدہ رکھنا، دونوں غلط ہیں۔

غیر متقی سے خرق عادت کام کا صدور استدراج ہے نہ کہ کرامت۔ کرامت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے استدراج شیطان کی طرف سے۔

(۴۲) مسئلہ توسّل:

دعا میں انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ! فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما) جائز ہے۔ کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ توسّل درحقیقت ان کے نیک اعمال کے ساتھ وسیلہ ہے، اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے۔

(۴۳) معیارِ حق و باطل:

رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے شروع ہو کر پوری امت میں تسلسل کے ساتھ چلنے والا عقیدہ اور عمل برحق ہے، اور جس عقیدہ اور عمل کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے نہ جڑتا ہو وہ باطل ہے۔

(۴۴) حفاظتِ دین کا مدار:

دین کی حفاظت کا مدار تین چیزوں (قرآن، سنت اور فقہ) پر ہے۔ البتہ کتاب وسنت کی تشریح اور تحقیق کا حق صرف مجتہدین کو ہے۔

(۴۵) اصولِ اربعہ:

دین اسلام کے اعمال و احکام اور جامعیت کیلیے اصول اربعہ یعنی چار اصولوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان اصولِ اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔

(۴۶) اجتہاد وتقلید:

اکمال دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل یعنی تقلید ہے۔ پس مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریات دین میں سے ہے۔ جس کا انکار کفر ہے۔ البتہ متعین چار ائمہ (امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ، امام مالکؒ، امام محمد بن ادریس شافعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ) کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔

فائدہ: چونکہ حق اہل السنۃ والجماعۃ کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بند ہے۔ اس لیے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

نوٹ:

ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

(۴۷) اعتقادی واجتہادی اختلاف:

اعتقادی اختلاف امت کے لیے زحمت ہے۔ جبکہ مجتہدین کا اجتہادی اختلاف امت کے لیے رحمت ہے۔ اور مقلدین ومجتہدین دونوں کے لیے باعثِ اجر وثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دو اجر ہیں۔ اور غلط اجتہاد پر ایک اجر، بشرطیکہ اجتہاد کنندہ میں اجتہاد کرنے کی اہلیت ہو۔

(۴۸) تصّوف:

روحانی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نام تصوف ہے، جس کو قرآن

کریم میں تزکیہ نفس اور حدیث میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۴۹) بیعت:

عقائد واعمال کی اصلاح فرض ہے جس کے لیے صحیح العقیدہ، سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب، مجاز بیعت، شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔

(۵۰) جہاد فی سبیل اللہ:

اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے دشمنانِ دین سے اللہ کی خاطر مسلح جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے جو کہ شِعائرِ اسلام، مسلمانوں کے ایمان، مال اور جان کی حفاظت، اسلام کی شان وشوکت، نفاذ دین کا سب سے مؤثر، بڑا ذریعہ اور اعمال شریعت میں سے سب سے افضل عمل ہے۔

فقہ

فقہ کی تعریف:

دین کے فروعی مسائل کو شرعی دلائل سے جاننے کا نام فقہ ہے۔

شرعی دلائل چار ہیں۔

(۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ رسول اللہ ﷺ (۳) اجماعِ امت (۴) قیاس شرعی

ان چاروں دلائل سے شرعی احکامات کو ثابت کیا جاتا ہے۔لیکن ان چاروں دلائل سے مسائل کو ثابت کرنا فقہاء کا کام ہے، عام آدمی کا کام نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ہدایت کیلیے تین چیزیں بنائی ہیں۔

(۱) قرآن کریم (۲) سنتِ رسول ﷺ (۳) ہدایت یافتہ اشخاص

شریعت کے احکام

1- فرض

ایسا حکم جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا گنہگار ہو اور اس کا منکر کافر ہو مثلاً پانچ وقت کی نمازیں۔فرض کی دو قسمیں ہیں:

(1) فرض عین (2) فرض کفایہ

1۔فرض عین

ایسا حکم جو ہر مسلمان پر فرض ہو اور ہر مسلمان پر اس کو ادا کرنا ضروری ہو۔ مثلاً پانچوں نمازیں، رمضان کے روزے

2۔فرض کفایہ

ایسا حکم جس کو صرف چند افراد ہی ادا کرلیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔مثلاً نماز جنازہ

2۔ واجب

ایسا حکم جو دلیل ظنی سے ثابت ہو بلا عذر چھوڑنے والا گنہگار ہو اور اس کا منکر کافر نہیں بلکہ گمراہ ہوگا مثلاً نماز وتر

3 سنت

ایسا فعل جسے نبی ﷺ نے یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنا عمل بنایا ہو

سنت کی دو قسمیں ہیں

(1) سنت مؤکدہ (2) سنت غیر مؤکدہ

1۔سنت مؤکدہ

ایسا فعل جسے نبی اکرم ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنھم نے ہمیشہ کیا ہو اور بلا عذر نہ چھوڑا ہو اس کو جان بوجھ کر چھوڑنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔لیکن حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے گا۔مثلاً فجر اور ظہر کی پہلی سنتیں

2۔سنت غیر مؤکدہ

وہ فعل جسے نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اکثر کیا ہو اور کبھی کبھی بلا عذر چھوڑا ہو۔اسے سنت غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔مثلاً عصر اور عشاء کی پہلی چار سنتیں

4۔ مستحب

وہ عمل ہے جس کو نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔ مثلاً نوافل وغیرہ

5۔ حرام

وہ فعل ہے۔ جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اس کو بلا عذر کرنیوالا گنہگار ہوگا اور اس کو حلال سمجھنے والا کافر ہوگا۔ مثلاً شراب۔ جھوٹ وغیرہ

6۔ مکروہ تحریمی

وہ فعل ہے جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اور اس کو حلال جاننے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ ہوتا ہے مثلاً امام سے پہلے سجدہ یا رکوع کرنا۔

7۔ مکروہ تنزیہی

وہ فعل ہے جس کا کرنا شریعت میں برا ہو اور اس کا کرنا برا سمجھا جائے اور نہ کرنا بہتر ہو۔ مثلاً نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کی بجائے سورہ فاتحہ سے نماز شروع کر دینا۔

8۔ مباح

یہ وہ فعل ہے جس کے کرنے سے نہ ہی گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی ثواب مثلاً کھانا ، پینا، سونا وغیرہ

طہارت کے احکام

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ O(البقرۃ)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ کثرت سے توبہ کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ O(الحدیث)

ترجمہ: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکیزگی ہے

نجاست

ناپاکی اور گندگی کو کہتے ہیں

اس کی دو قسمیں ہیں

(1) نجاستِ حقیقیہ (2) نجاست حکمیہ

1 نجاست حقیقیہ

وہ نجاست جو نظر آنے والی ہو۔ جیسے شراب اور گندگی وغیرہ

2 نجاست حکمیہ

یہ وہ نجاست ہے جو نہ نظر آنے والی ہو جیسے بے وضو ہونے کی حالت

نجاست حقیقیہ کی قسمیں

نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں

(1) نجاست غلیظہ (2) نجاست خفیفہ

1۔ نجاستِ غلیظہ

یہ وہ نجاست ہے جس کی ناپاکی زیادہ سخت ہو اور اس کی بہت تھوڑی مقدار معاف ہو۔

مثلاً شراب، انسان کا پیشاب، پاخانہ، خون، منی نجس ہیں اور مرغی اور مرغابی اور بطخ کی بیٹ بھی نجس ہے اور حرام جانوروں کا پیشاب بھی نجس ہے۔

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ نجاست بدن یا کپڑوں پر لگ جائے اگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم ہے تو معاف ہے اگر ایک درہم سے زیادہ ہے تو معاف نہیں

2۔ نجاستِ خفیفہ

یہ وہ نجاست ہے جس کی ناپاکی قدرے کم ہو۔ جس کی زیادہ مقدار معاف ہو۔ مثلاً

تمام حرام پرندوں کی بیٹ اور تمام حلال جانوروں کا پیشاب نجاستِ خفیفہ ہے۔

حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے چوتھائی حصے کے برابر یا اس سے زیادہ لگی ہو تو معاف نہیں اگر چوتھائی حصے سے کم ہو تو معاف ہے۔

نجاست خفیفہ کو زائل کرنے کی دو شرطیں ہیں

1- بدن یا لباس پر جہاں نجاست لگی ہو، اس جگہ سے نجاست اتار لیں۔ 2- جہاں سے نجاست اتاری ہے اس جگہ کو اچھی طرح دھولیں۔

مختلف اشیاء کو دھونے کے مختلف طریقے

جو چیزیں نجاست چوس لیتی ہیں جیسے کپڑے وغیرہ ان کو دھونے میں دو کام کرنے ضروری ہیں:

1- نجاست کو اتار کر تین بار دھونا 2- ہر بار نچوڑنا۔

جو چیزیں نچوڑنے سے نہ نچڑتی ہوں جیسے قالین اور مٹی کے برتن وغیرہ ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے:

1- ان کو اچھی طرح تین بار دھوئیں 2- ہر بار خشک کریں۔

جو چیزیں نجاست کو نہیں چوستیں ان کو مٹی وغیرہ سے رگڑ کر صاف کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً جوتا، چمڑا وغیرہ

نجاست حکمیہ کی قسمیں

نجاست حکمیہ کی دو قسمیں ہیں

1۔ حدث اصغر 2۔ حدث اکبر

1۔ حدث اصغر

چھوٹی نجاست کو کہتے ہیں۔ حدث اصغر بے وضو ہو جانے سے لاحق ہو جاتا ہے۔

حدث اصغر کو دور کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(1) وضو کرنا (2) اگر پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہوتو تیمّم کرنا

2۔ حدث اکبر

بڑی نجاست کو کہتے ہیں۔حدث اکبر تین طریقوں سے لاحق ہوتا ہے

1 جنابت

یعنی شہوت کے ساتھ منی اپنی جگہ سے خارج ہوکر جسم سے باہر نکل آئے

2 حیض

یعنی بالغہ عورت کو ہر ماہ آنے والا خون جو کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوتا ہے

3 نفاس

یعنی بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون جس کی کم از کم مقدار مقرر نہیں اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوسکتا ہے۔

حدث اکبر سے پاک ہونے کے دو طریقے ہیں

1 غسل کرنا

2 اگر پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہوتو تیمّم کرنا

جھوٹے کے احکام

جو حکم جاندار کے گوشت کا ہے۔وہی حکم اس کے پسینے،لعاب اور جھوٹے کا ہے۔

-1 انسان اور گھوڑے کا پسینہ،لعاب اور جھوٹا پاک ہے۔

-2 بلی کا جھوٹا پاک ہے۔لیکن اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

-3 چوہا،سانپ اور چھپکلی وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے۔

-4 گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی پاک تو ہے لیکن اس بات میں شک ہے کہ نہ معلوم اس سے طہارت حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔

پانی کے احکام

پانی کی دو قسمیں ہیں

(1) مطلق پانی (2) مقید پانی

1 مطلق پانی (عام پانی)

یہ وہ پانی ہے کہ جب پانی کا لفظ بولا جائے تو فوراً وہی پانی ذہن میں آئے جیسے کنویں کا پانی

2 مقید پانی

یہ وہ پانی ہے کہ جب پانی کا لفظ بولا جائے تو فوراً وہی ذہن میں نہ آئے جسے عرق گلاب وغیرہ

مطلق پانی کی قسمیں

اس کی چار قسمیں ہیں۔

-1 آسمان سے برسنے والا پانی

-2 زمین سے نکلنے والا پانی

3- سمندر اور دریا کا پانی

4- برف سے پگھلنے والا پانی

حکم کے اعتبار سے مطلق پانی کی قسمیں

حکم کے اعتبار سے مطلق پانی کی چھ قسمیں ہیں۔

ا۔ طاہر مطہر

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو اور دوسروں کو پاک کرنیوالا ہو جیسے نہر یا نلکے کا پانی

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے ہر طرح کی نجاست دور کرنا جائز ہے۔

۲۔ طاہر مطہر مکروہ

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو دوسروں کو پاک کرنیوالا ہو۔ لیکن اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ ہو۔ جیسے بلی کا جھوٹا۔

حکم

اس پانی کے علاوہ اگر طاہر مطہر پانی موجود ہو تو اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ ہے۔ اگر صرف یہی پانی ہو تو اس سے بھی طہارت حاصل کرنا مکروہ نہیں۔

۳۔ طاہر غیر مطہر

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو۔ لیکن دوسروں کو پاک نہ کرے جیسے مستعمل پانی

۴۔ مستعمل پانی

جب پانی طہارت حاصل کرنے کی نیت سے یا ثواب کی نیت سے استعمال کیا جائے تو استعمال شدہ پانی مستعمل پانی ہو گا ورنہ نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی محض وضو سکھانے کے لیے کسی کو وضو کر کے دکھائے تو استعمال شدہ پانی مستعمل نہیں بنے گا۔

حکم

اس پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں۔

۵۔ طاہر مشکوک

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو لیکن اس بات میں شک ہو کہ نہ معلوم یہ پاک کرتا ہے یا نہیں جیسے گدھے یا خچر کا جھوٹا۔

حکم

اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود نہ ہو تو اس سے وضو، غسل کر لیں اور تیمّم بھی کر لیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ ہے

۶۔ نجس

یہ وہ پانی ہے جس میں کوئی ناپاک چیز شامل ہو جائے جیسے پانی میں شراب گر جائے۔

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں۔

استنجا کی قسمیں

استنجا کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔فرض

جب پیشاب یا پاخانہ نکلنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر لگے اور اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہو تو استنجا کرنا فرض ہوگا۔

۲۔واجب

جب پیشاب یا پاخانہ نکلنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر نجاست ایک درہم کے برابر لگے تو استنجا کرنا واجب ہوگا۔

۳۔سنت

جب پیشاب یا پاخانہ نکلنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر ایک درہم سے کم مقدار میں لگے تو استنجا کرنا سنت ہوگا۔

۴۔بدعت

بغیر کسی وجہ کے استنجا کرتے رہنا، مثلاً ہوا کے خارج ہونے پر استنجا کرنا وغیرہ

وضو کی قسمیں

۱۔فرض

نماز پڑھنی ہو، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت اور قرآن پاک کو ہاتھ لگانے سے پہلے وضو کرنا فرض ہے۔

۲۔واجب

کعبہ کا طواف کرنا ہو تو وضو کرنا واجب ہے۔

۳۔مستحب

اللہ کا ذکر کرنا اور کوئی دینی کتاب پڑھتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرض ہیں

1۔چہرہ دھونا   2۔کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا

3۔چوتھائی سر کا مسح کرنا   4۔ ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

وضو کی سنتیں

1۔نیت کرنا 2۔بسم اللہ پڑھنا 3۔دونوں ہاتھوں کو دھونا 4۔مسواک کرنا 5۔کلی کرنا 6۔ناک میں پانی ڈالنا 7۔داڑھی کا خلال کرنا 8۔ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا 9۔تمام اعضاء کو تین بار دھونا 10۔پورے سر کا مسح کرنا 11۔کانوں کا مسح کرنا 12۔ترتیب سے وضو کرنا 13۔لگاتار وضو کرنا

وضو کے واجبات

وضو میں کوئی چیز واجب نہیں۔

وضو کی شرائط

وضو کے فرائض پورے ہونے کی دو شرطیں ہیں۔

1۔ اعضاء پر اتنا پانی بہانا کہ (قطرات گرنے لگیں) لہٰذا اعضا کو صرف تر کر لینا جائز نہیں۔

2۔ پانی کے جسم پر پہنچنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو لہٰذا اگر کسی کے ہاتھوں پر ناخن پالش یا پینٹ وغیرہ لگا رہے تو اس کا وضو نہ ہوگا۔

وضو کے مستحبات

1۔اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا 2۔گردن کا مسح کرنا 3۔قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا

4۔بیٹھ کر وضو کرنا 5۔وضو میں کسی سے تعاون نہ لینا

مکروہات وضو

1 وضو کے دوران دنیاوی باتیں کرنا

2 چہرہ دھوتے ہوئے زور سے منہ پر تھپڑ مارنا

3 چہرہ دھوتے ہوئے زور سے آنکھیں بند کرنا

4 پانی استعمال کرنے میں زیادہ کنجوسی کرنا

5 پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا

نواقض وضو

-1 سبیلین سے کسی چیز کا نکلنا

-2 جسم سے خون نکل کر ایسے حصے کی طرف بہنا شروع کردے جہاں غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔

-3 قے کرنا

قے تین قسم کی ہے

ا۔ کھانے پینے کی ۲۔ خون کی ۳۔ بلغم کی

ا۔ کھانے پینے کی قے اگر منہ بھر کر آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ اگر جمے ہوئے خون کی قے منہ بھر کر آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اگر پتلے خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ صرف بلغم کے آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

-4 پاگل ہو جانا -5 بیہوش ہو جانا

-6 سو جانا -7 نشہ آ جانا

-8 بالغ آدمی کا رکوع اور سجدے والی نماز میں بیداری کی حالت میں زور سے ہنسنا

ہنسی کی تین قسمیں ہیں

1 تبسم: یعنی بے آواز مسکرانا

2 ضحک: ایسی آواز سے ہنسنا کہ ساتھ والے کو آواز نہ سنائی دے۔

3 قہقہہ: ایسی آواز سے ہنسنا کہ ساتھ والا بھی سن لے۔

نوٹ:

نماز میں ضحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن وضو نہیں ٹوٹتا اور قہقہہ لگانے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

غسل کی قسمیں

غسل کی تین اقسام ہیں۔

1-فرض

مرد پر غسل صرف جنابت کی صورت میں فرض ہوتا ہے اور عورتوں پر تین صورتوں میں: جنابت، حیض اور نفاس

موت کے وقت:

جب آدمی مرجائے تو زندوں پر میت کو غسل دینا فرض ہے۔

منی

جب آدمی ہمبستری کرے تو شہوت کے ساتھ جو مادہ نکلتا ہے اسے منی کہتے ہیں۔

مذی

جب آدمی ہمبستری کرنے لگے تو شہوت کے ساتھ جو دو تین قطرے نکلیں اور اس سے جوش مزید بڑھ جائے اسے مذی کہتے ہیں

ودی

جب آدمی بیماری کی وجہ سے یا کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب کوئی کام کرے، وزن اٹھائے یا پیشاب کے بعد جو سفید مادہ نکلے اسے ودی کہتے ہیں۔

حکم: منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے جبکہ مذی اور ودی سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔

2-سنت

جمعے کے دن، چھوٹی عید، بڑی عید، احرام باندھنے سے پہلے اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

3-مستحب

خوف کے وقت، سفر سے واپسی پر، آندھی کے وقت، سورج اور چاند گرہن کے وقت غسل کرنا۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

1- کلی کرنا
2- ناک میں پانی ڈالنا
3- سارے جسم پر ایک مرتبہ پانی بہانا

غسل کی سنتیں

1- بسم اللہ پڑھنا 2- دونوں ہاتھ دھونا 3- بدن کے جس حصے پر نجاست لگی ہو اس کو دھونا

4- استنجا کرنا 5- مکمل وضو کرنا

6- پہلے سر پر پھر دائیں اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہانا

7- لگاتار غسل کرنا 8- جسم کو مل مل کر دھونا 9- سارا بدن تین بار دھونا

تیمّم کے فرائض

تیمّم کے تین فرض ہیں۔

1- نیت کرنا 2- چہرے پر ہاتھ ملنا

3- بازوؤں پر ہاتھ ملنا

تیمّم کی سنتیں

1- بسم اللہ پڑھنا 2-لگاتار تیمّم کرنا 3- ترتیب سے تیمّم کرنا

4- مٹی پر ہاتھوں کو حرکت دینا 5- انگلیوں کا خلال کرنا

تیمّم کی شرائط

1۔ نیت کرنا 2۔جس چیز پر تیمّم کرنا ہو وہ زمین کی جنس میں سے ہو۔

3-ہاتھوں کا اکثر حصہ چہرے اور بازوؤں پر پھیرنا 4- دو دفعہ ہاتھ زمین پر مارنا

5- اس طرح چہرے اور بازوؤں پر ہاتھ پھیرنا کہ کوئی جگہ مسح سے خالی نہ رہے۔

6-جن مجبوریوں کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے ان میں سے کوئی مجبوری پائی جائے

وہ مجبوریاں جن کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز ہے

ان کی پانچ اقسام ہیں

1۔ پانی چاروں طرف سے کم از کم ایک میل دور ہو۔

2۔ پانی تو موجود ہو لیکن خطرہ ہو کہ اگر پانی استعمال کر لیا تو بیمار ہو جاؤں گا یا بیماری بڑھ جائے گی یا معذور ہو جاؤں گا یا مر جاؤں گا۔

3۔ پانی تو موجود ہو لیکن خطرہ ہو کہ وضو یا غسل کر لیا تو بعد میں سخت پیاس لگنے کی صورت میں اور پانی نہیں ملے گا۔

4۔ پانی تو بہت ہو لیکن اسے حاصل نہ کر سکتا ہو۔ جیسے کنویں کے کنارے کھڑے ہوں لیکن ڈول وغیرہ نہ ہو یا موٹر لگی ہو لیکن بجلی نہ ہو۔

5۔ جب ایسی نماز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو جس کی قضاء نہیں تو پانی کے باوجود تیمّم کرنا جائز ہے۔ مثلاً نماز جنازہ یا نماز عید کے لیے جائیں اور دیکھیں کہ نماز ہو رہی ہے اور اگر وضو کرنے چلے گئے تو نماز ختم ہو جائے گی تو وضو کی بجائے تیمّم کر سکتے ہیں۔

جن چیزوں سے تیمّم جائز ہے

1- ایسی چیز جو جلانے سے نہ جلے 2- پگھلانے سے نہ پگھلے

3- زمین میں دفن کرنے سے نہ گلے سڑے

موزوں پر مسح کے احکام

موزہ چمڑے کی جرابوں کو کہتے ہیں۔اس پر مسح کیلیے درج ذیل شرائط ہیں

1۔ موزہ کو مکمل طہارت کی حالت میں پہنا ہو۔

2۔ موزہ اتنا اونچا ہو کہ کم از کم ٹخنوں کو چھپالے۔

3۔ موزہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر یا اس سے زیادہ نہ پھٹا ہوا ہو۔

4۔ موزہ اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر کھڑا رہے۔لہٰذا جو جرابیں ربڑ کی وجہ سے پنڈلی سے لپٹی رہیں تو ان پر مسح جائز نہ ہوگا۔

5۔ موزہ اتنا موٹا ہو کہ اس پر پانی گرائیں تو پانی اس میں اتر کر پاؤں تک نہ پہنچ سکے

6۔ موزہ اتنا موٹا ہو کہ اس کو پہن کر بغیر جوتے پہنے دو میل پیدل چلیں تو نہ پھٹے۔

مذکورہ شرائط اگر جرابوں میں پائی جائیں تو وہ کہنے میں تو جرابیں ہوں گی مگر دراصل موزے ہوں گے۔لہٰذا ان پر بھی مسح درست ہوگا۔

طریقہ مسح

مسنون مقدار

ہاتھ گیلا کر کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر انگلی سے شروع کر کے ہاتھ کو پنڈلی کی طرف لے آئیں تو مسح ہوجائیگا

فرض مقدار

مسح کی فرض مقدار یہ ہے کہ ہاتھ کی تین انگلیوں کو موزے کے اوپر والے حصے پر لگائے

نواقض مسح

1- موزہ اتارنا 2- مدت گزر جانا

موزہ اتارنا

اگر ایک موزہ اتار دیں یا کم از کم ایک پاؤں کی ایڑی باہر نکال لیں تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

مدت گزرنا

مقیم کے لیے مدت مسح 24 گھنٹے ہے اور مسافر کے لیے 72 گھنٹے ہیں۔
جب مدت گزر جائے تو ایک دفعہ موزہ اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہوجاتا ہے۔

اذان کے احکام

اذان کا طریقہ

باوضو ہو کر اگر سپیکر نہ ہو تو بلند مقام پر قبلہ رخ ہو کر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے سراخوں کو بند کر کے بلند آواز سے اذان کہی جائے۔

اذان اور اقامت میں فرق

اذان ٹھہر ٹھہر کر جبکہ اقامت تیزی سے کہی جاتی ہے۔

اذان میں ہر جملہ الگ الگ جبکہ اقامت میں دو دو جملے ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔

اذان کا حکم

اذان کہنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ لہٰذا محلے میں اگر ایک شخص اذان کہے تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ اور اگر بستی والے اذان چھوڑنے کا فیصلہ کرلیں تو امیر المومنین ان سے جنگ کرسکتا ہے۔

اذان کن نمازوں کے لیے

اذان پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کے لیے مسنون ہے۔ اس کے علاوہ کسی نماز کے لیے اذان کہنا جائز نہیں۔

اذان کے درست ہونے کی شرائط

1- جس نماز کے لیے اذان کہنی ہو اس نماز کا وقت ہو

2- اذان عربی میں کہی جائے

3- مؤذن مسلمان ہو

4- مرد ہو

5- عاقل ہو

6- جنابت سے پاک ہو

کن موقعوں پر اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے

1- نماز کی حالت میں — 2- خطبہ کے دوران

3- دینی سبقوں کے دوران

4- کھانے پینے کے دوران — 5- پیشاب پاخانے کے دوران

6- غسل کے دوران — 7- حالت حیض میں

8- حالت نفاس میں — 9- جماع کے دوران

نماز کے علاوہ جن موقعوں پر اذان کہہ سکتے ہیں

1- نومولود بچے کے کان میں باوضو ہو کر بچے کو پیدائش کے فوراً بعد غسل دے کر ہاتھوں میں اٹھالیں اور دھیمی آواز میں اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہیں۔

2- غمگین کے کان میں — 3- مرگی کے مریض کے کان میں

4- جس کو غصہ زیادہ ہوا ہو — 5- بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں

6- جہاد میں جب لڑائی زوروں پر ہو — 7- جہاں آگ لگ جائے

8- جہاں آسیب کا اثر ہو — 9- اگر جنگل میں راستہ بھول جائیں

نمازوں کے اوقات

فجر: فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع شمس تک ہوتا ہے۔ لیکن نماز پڑھنے کا مستحب وقت وہ ہے جب آسمان پر تھوڑی سی سفیدی ظاہر ہونے لگے۔

ظہر

جب سورج دوپہر کے بعد ڈھلنا شروع ہو جائے اس وقت سے لے کر مثل ثانی تک لیکن اس کا مستحب وقت یہ ہے کہ سردیوں میں نماز کو جلدی پڑھ لیا جائے اور گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے یعنی تھوڑی تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔

عصر

جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے، اس وقت سے لے کر غروب آفتاب تک۔ لیکن اس کا مستحب وقت یہ ہے کہ اس کو بھی دیر سے پڑھا جائے لیکن یہ یاد رہے کہ اتنی دیر نہ ہو کہ آسمان پر سرخی ظاہر ہونے لگے۔

مغرب

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے جب تک آسمان پر سرخی باقی رہے۔ البتہ اس وقت میں اگر کوئی آدمی نماز ادا نہ کر سکے تو جب تک آسمان پر سفیدی باقی رہے پڑھ لے لیکن اس کا مستحب وقت یہ ہے کہ مغرب کا وقت ہوتے ہی اسے ادا کر لیں عموماً پہلے گھنٹے میں اسے پڑھا جائے۔

عشاء

جب آسمان سے سفیدی بالکل ختم ہو جائے اس وقت سے عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کا مستحب وقت یہ ہے کہ پہلے دو گھنٹے چھوڑ کر پڑھیں۔

نماز کی شرائط

1- جسم کا پاک ہونا ایسی نجاست سے جس سے نماز نہیں ہوتی۔
2- لباس کا پاک ہونا ایسی نجاست سے جس سے نماز نہیں ہوتی۔
3- ستر کا ڈھانپنا۔

4- جس جگہ نماز پڑھنی ہو اس کا پاک ہونا۔
5- نماز کا وقت ہونا۔
6- قبلہ رخ ہونا۔
7- نماز کی نیت کرنا۔

فائدہ: جس عبادت میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ وہ بغیر نیت کے ادا ہو جاتی ہے وہ عبادت ادا کرتے ہوئے غلطی سے اس کے خلاف نیت کی تو اس سے نقصان نہ ہوگا۔

نماز کے فرائض

نماز کے چھ فرض ہیں

1- تکبیر تحریمہ کہنا

زبان سے اللہ اکبر کہنا فرض ہے (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔

2- قیام کرنا

جو مجبور و معذور نہ ہو اس کے لیے قیام فرض ہے اور جو آدمی پوری نماز میں کھڑا نہ ہو سکتا ہو، بلکہ کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہو تو اس آدمی کے لیے ضروری ہے جب تک کھڑا ہو سکے کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور پھر بیٹھ جائے۔

3- قراءت کرنا

نماز میں قرآن کریم کی کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت جو ان تین چھوٹی آیات کے برابر ہو پڑھنا۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں قراءت کرنا فرض ہے۔

4- رکوع کرنا

کم از کم اتنا جھک جانا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں

5- دو سجدے کرنا

سجدے میں کم از کم پیشانی زمین پر لگانا

6- قعدہ اخیرہ کرنا

آخری مرتبہ التحیات میں بیٹھنا فرض ہے

نماز کے واجبات

1- اللہ اکبر کے ساتھ نماز کو شروع کرنا

2- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لیے مخصوص کرنا

3- فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قراءت کرنا

4- قومہ کرنا

5- جلسہ کرنا یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا

6- فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا

7- سورہ فاتحہ کو باقی قراءت سے پہلے پڑھنا

8- تعدیل ارکان کرنا

9- قعدہ اولیٰ کرنا

10- دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا

11- دونوں طرف سلام پھیرنا

12- وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کے لیے اللہ اکبر کہنا

13- قنوت کی جگہ میں کوئی دعا پڑھنا

14- عیدین میں زائد تکبیریں کہنا

15- نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کر لینے سے سجدہ تلاوت کرنا

16- جب نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا

17- فرض اور واجب میں امام کی اطاعت کرنا

18- جن نمازوں میں جہراً قراءت کی جاتی ہے ان میں جہراً اور جن میں سراً قراءت کی جاتی ہے، ان میں سراً قراءت کرنا واجب ہے۔

سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے

1- کسی رکن یا فرض کو دہرانا

2- کسی فرض یا رکن کو آگے یا پیچھے کرنا (وقت سے پہلے)

3- کسی واجب کو دہرانا

4- کسی واجب کو تبدیل کرنا

5- کسی واجب کو چھوڑ دینا۔

سجدہ تلاوت

1- خود آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے یا کسی سے سنے۔

2- امام آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ واجب ہوگا۔

نواقض نماز

1- نماز میں بولنا یا بلاضرورت آواز نکالنا۔

2- عمل کثیر کرنا (ہر وہ کام جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ آدمی نماز نہیں پڑھ رہا)

3- نماز میں کھانا پینا۔

4- نماز میں چلنا۔ بشرطیکہ یہ چلنا **مسلسل** کثیر ہو، کثیر چلنے کی مقدار دو صفیں ہیں۔

5- نماز کے اندر کسی بھی رکن کا چھوٹ جانا۔

6- نماز کی کسی بھی شرط کا چھوٹ جانا۔

7- نماز کی قراءت میں غلطی ہو جانا۔ اگر وہ غلطی ایسی ہو جس سے معنی بالکل بدل جائے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

جماعت کا حکم

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہر ایسے **مسلمان**، آزاد، عاقل، بالغ، مرد پر واجب ہے جس کو نماز باجماعت پڑھنے میں کوئی سخت مشقت یا حرج نہ ہو۔

جن موقعوں میں جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے

جس صورت میں جماعت کے شریک ہونے میں جانی یا مالی نقصان کا خطرہ ہو (غالب گمان ہو)، یا سخت مشقت ہو یا نماز میں خلل آنے کا گمان ہو تو ان صورتوں میں جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے۔

امام کون بنے

1- امیر المومنین یا اس کا نائب

2- مسجد کا مقرر کردہ امام

3- اگر جماعت کسی گھر میں ہو رہی ہو تو گھر کا مالک

4- سب سے زیادہ مسائل نماز جاننے والا

5- جب نماز کے مسائل جاننے میں سب برابر ہوں تو سب سے بڑا قاری

6- اگر سب قراءت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ متقی

7- اگر تقویٰ میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو

8- اگر عمر میں سب برابر ہوں تو جس کو زیادہ لوگ پسند کریں

جن کی امامت مکروہ ہے

1- فاسق (فاسق وہ آدمی ہوتا ہے جو گناہ کبیرہ کرتا ہو یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کرتا ہو)

2- بدعتی (جو ایسے کام کو جو دین میں سے نہ ہو، دین سمجھے)

3- احتیاط نہ کرنے والے نابینا آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے

4- عالم کے ہوتے ہوئے جاہل کا نماز پڑھانا مکروہ ہے۔

جمعہ کے متعلق مسائل

1- جمعہ پڑھنا فرض ہے۔

2- جمعہ کی نماز ایک مستقل نماز ہے۔ اگر جمعہ چھوٹ جائے تو اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

جمعہ کی نماز فرض ہونے کی آٹھ شرطیں

1- آزاد ہونا　　2- مرد ہونا

3- صحت مند ہونا (جو آدمی بیمار ہو اس پر جمعہ پڑھنا فرض نہیں)

4- آنکھوں کا سلامت ہونا　　5- شہر یا بڑا دیہات ہونا

6- آدمی کا خود چل کر مسجد میں پہنچ سکنا　　7- امن والا ہونا

8- جس عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا جائز ہے اس عذر کا نہ ہونا

جمعہ ادا ہونے کی پانچ شرطیں

1- شہر یا بڑی بستی کا ہونا　　2- ظہر کا وقت ہونا

3- تین مقتدیوں کا ہونا　　4- ظہر کے وقت کے اندر خطبہ دینا

5- اذن عام ہونا یعنی عام اجازت ہونا

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی بستی میں چند افراد بھی پڑھ لیں تو باقی بستی والے لوگ گناہ سے بچ جائیں گے۔

نماز جنازہ کب پڑھنی چاہیے

جب میت کو غسل دے لیں تو اس کے فوراً بعد نماز جنازہ پڑھنی چاہیے

مکروہ اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

جب میت کو تیار کرنے میں دیر ہو جائے اور مکروہ وقت شروع ہو جائے تو اس وقت میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

جب میت تیار ہو جائے اور لوگوں کا انتظار کرتے کرتے دیر ہو جائے اور مکروہ وقت شروع ہو جائے تو نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

جن افراد کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں

1- اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کرنیوالا

2- ڈاکو

3- والدین کو قتل کرنیوالا

4- ظالم کا ساتھ دیتے ہوئے مارا جانے والا

نماز جنازہ کی شرائط

1- میت کا مسلمان ہونا

2- میت کے بدن اور کفن کا پاک ہونا

3- میت کا نمازیوں کے سامنے ہونا

4- میت کا حاضر ہونا

اگر جنازے کئی ہوں تو

اگر کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر ہے کہ ہر ایک کا الگ الگ نماز جنازہ پڑھا جائے تمام جنازوں کو امام کے سامنے رکھ کر اکٹھا نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

فائدہ: اگر جنازوں میں مرد، خواتین، نابالغ بچے اور نابالغ لڑکیاں شامل ہوں تو اس میں سب سے پہلے مرد کو امام کے سامنے رکھا جائے۔ اس کے بعد نابالغ لڑکے کو پھر عورت کو اور اس کے بعد نابالغ بچی کو رکھا جائے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لیے نصاب

ساڑھے 7 تولے (تقریباً 90 گرام) سونا یا ساڑھے 52 تولے (تقریباً 630 گرام) چاندی یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت ہونا یا اتنی رقم کے برابر مالِ تجارت کا مالک ہونا۔

زکوٰۃ کے لیے شرائط

1- آدمی کا مسلمان ہونا
2- زکوٰۃ دینے والے کا آزاد ہونا
3- صاحب عقل ہونا
4- بالغ ہونا
5- مسئلے کا پتہ ہونا کہ صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
6- نصاب کا مالک ہونا
7- مال کا بڑھنے والا ہونا
8- اس مال پر ایک سال کا گزر چکا ہونا
9- مال کا قرضے سے فارغ ہونا

زکوٰۃ کے مصارف

1-فقراء 2-مساکین 3-عاملین زکوٰۃ 4-مؤلفۃ القلوب (اب یہ مصرف باقی نہیں رہا) 5-فکِ رقاب (غلاموں کی آزادی) 6-غارمین (قرض دار) 7-فی سبیل اللہ 8-ابن سبیل (مسافر)

زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط

1- فقیر کو مالک بنانا 2- زکوٰۃ مستحق کو دینا

3- زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا

جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

1- کافر 2- مسجد 3- غنی وغیرہ

دعوات صالحہ

1۔سونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری ج٢/ص٩٣٤)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی سوتا اور اٹھتا ہوں۔

2۔سوکر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ[بخاری ص٩٣٤ ج٢،ابن ماجه ص٢٧٦)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں نیند کے بعد جگایا اور اسی کی طرف اکٹھے ہونا ہے۔

3۔بیت الخلا میں جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ(کتاب الدعاء للطبرانی ص ١٣٢ بیروت)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں تیرے ساتھ شریر جنوں اور جنیوں سے پناہ پکڑتا ہوں۔

4۔بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَا فَانِیْ (ابن ماجه ص٢٦)

ترجمہ: ہم بخشش کا سوال کرتے ہیں تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ

سے تکلیف کو دور کر کے مجھے عافیت بخشی۔

5۔وضوشروع کرنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (عمل الیوم واللیلة لابن سنی ص ۱۹)

ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

6۔کلی کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی تِلَاوَۃِ الۡقُرۡاٰنِ وَذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ۔ (مراقی الفلاح

شرح نورالایضاح ص۴۱۶ وعالمگیری ص۱۱ ج۱)

ترجمہ: اے اللہ تو میری قرآن کی تلاوت اپنے ذکر اسے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔

7۔ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَرِحۡنِیۡ رَائِحَۃَ الۡجَنَّۃِ وَلَا تُرِحۡنِیۡ رَائِحَۃَ النَّارِ۔ (مراقی الفلاح ص۴۶)

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے جنت کی خوشبو سونگھا نہ جہنم کی۔

8۔منہ دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَیِّضۡ وَجۡھِیۡ یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ۔ (ایضاً وعالمگیر ص۱۰ ج۱)

ترجمہ: اے اللہ میرا چہرہ اس دن سفید کر جس دن بعض چہرے سفید اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔

9۔دایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِیَمِیۡنِیۡ وَحَاسِبۡنِیۡ حِسَاباً یَسِیۡراً۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے میرا نامہ اعمال دایاں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسانی سے لینا۔

10۔بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا تُعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِشِمَالِیۡ وَلَا مِنۡ وَّرَآءِ ظَھۡرِیۡ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ اور پس پشت سے نہ دینا۔

11۔سر کا مسح کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیۡ تَحۡتَ ظِلِّ عَرۡشِکَ یَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرۡشِکَ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے عرش کا سایہ اس دن نصیب کرنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

12۔کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے توجہ کے ساتھ بات سننے والوں میں سے بنا جو اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

13۔گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعۡتِقۡ رَقَبَتِیۡ مِنَ النَّارِ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میری گردن جہنم سے آزاد کر۔

14۔ بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْراً وَسَعْيِيْ مَشْكُوْراً وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخشے ہوئے اور میری کوشش مقبول بنا اور میری نجات کو بے خسارہ بنا۔

15۔ دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میرے قدموں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن بہت سارے قدم پھسلیں گے۔

16۔ وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی ص۲۰)

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری قبر کو کشادہ اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

17- وضو کے آخر کی دعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (ترمذی ص۱۸ ج۱، ومصنف ابن ابی شیبہ ص۱۴۸ ج۷)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔

18- کھانا شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (ابوداؤد ص۱۷۳ ج۲ ملتان)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

19- اگر دعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (ابوداود ص۱۷۳ ج۲)

ترجمہ: کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ کا نام لیتا ہوں۔

20- کھانے کے آخر کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ (ترمذی ص۱۸۴ ج۲، مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۱ ج۷)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

21- کپڑے پہننے کی دعا

اَللّٰهم لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَ خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ (ترمذی ص۳۰۶ ج۱)

ترجمہ: اے اللہ تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے پہنایا میں تجھ سے اسکی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جس کے لئے بنایا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ بھی اس کے اور جسکے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے۔

22-دعوت کھانے کی دعا

اَفۡطَرَ عِنۡدَ کُمُ الصَّائِمُوۡنَ وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الۡاَبۡرَارُوَ صَلَّتۡ عَلَیۡکُمُ الۡمَلٰئِکَۃُ۔

(عمل الیوم والیلۃ للنسائی ص۱۹۷وابن السنی ص۱۸۳)

ترجمہ: تمھارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا نیک لوگوں نے ہمارا کھانا کھایا اور مغفرت کی ہمارے لئے فرشتوں نے۔

23-پانی پینے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (ترمذی ص۷ ج۲)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

24-پانی پینے کے بعد کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ (مسلم ص۳۵۲ ج۲)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

25-دودھ پینے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡہِ وَ زِدۡنَا مِنۡہُ (ابوداود ص۱۶۸ ج۲، ترمذی ص۱۸۳ ج۲)

ترجمہ: اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت ڈالیے اور ہم کو مزید دیجئے۔

26-مسجد میں داخل ہونے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡصَّلٰوۃُ وَ الۡسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ (ابن ماجه ص٥٦)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ اور درود وسلام آپ ﷺ پر اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

27-مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡصَّلٰوۃُوَ الۡسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ (ابن ماجه ص٥٦)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ اور درود وسلام آپ ﷺ پر اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

28-جب چھینک آئے تو پڑھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ (ابوداود ص٣٣٨ ج٢، ترمذی ص١٠٣ ج٢)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔

29-سننے والا جواب میں یہ کہے

یَرۡحَمُكَ اللّٰہُ (ابوداود ص٣٣٨ ج٢، ترمذی ص١٠٣ ج٢)

ترجمہ: اللہ آپ پر رحم فرمائیں۔

30- چھینکنے والا پھر یہ کہے

یَھۡدِیۡکُمُ اللّٰہُ وَ یُصۡلِحُ بَالَکُمۡ (ابوداود ص٣٣٨ ج٢، ترمذی ص١٠٣ ج٢)

ترجمہ: اللہ تم کو ہدایت دیں اور تمھاری حالت کو درست کریں۔

31- گھر سے نکلنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ترمذی ص١٨١ ج٢)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نیکی کی طرف آنے کی اور نیکی

کرنے کی قوت اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔

32-سفر سے واپسی کی دعا

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مصنف ابن شیبہ ص۱۰۰ ج۷ بخاری ص۹۴۵ ج۲)

ترجمہ: لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

33- مجلس سے اٹھنے کی دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ (ترمذی ص۱۸۱ ج۲)

ترجمہ: ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں آپ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی آتا ہوں۔

34- جب کسی مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً (ابن ماجہ ص۲۷۷، ترمذی ص۱۸۱ ج۲)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مرض سے عافیت بخشی جس مرض میں اللہ نے تجھے مبتلا کیا اور مجھے مخلوق میں سے بہت ساروں پر فضیلت بخشی

35-نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸ ج۷)

ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اور برکت والا ہے اے عزت والے شان والے۔

36-جب کسی سے ملیں تو یہ دعا پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ (ترمذی ص۹۸، عمل الیوم و اللیله لابن السنی ص۹۶)

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔

37-سواری کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (ترمذی ص۱۸۲ ج۲)

ترجمہ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس اللہ کی جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم اس کو اپنے تابع کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

38-جب غصہ یا برا خواب آئے تو یہ دعا پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (ترمذی ص۱۸۳ ج۲)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

39-بارش مانگنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا (مسلم ص۲۹۳ ج۱)

ترجمہ: اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما۔

40-جب کوئی نقصان پہنچے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (سورۃ البقر پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۵۶، عمل الیوم واللیلہ ص ۶۲۶)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

41- مریض کی عیادت کے لیے

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَکَ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۸۷ ج ۷)

ترجمہ: میں تیرے عرش والے رب سے تیری شفا کا سوال کرتا ہوں۔

42-بیوی سے ہمبستری کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا (بخاری ص ۹۴۵ ج ۲)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں تو ہم کو شیطان سے دور کردے اور شیطان کو ہماری اولاد سے دور کردے۔

43-قبرستان جانے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی ص ۲۰۳ ج ۱)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اے قبر والو اللہ ہماری اور تمھاری مدد کرے تم ہم سے پہلے گئے اور ہم تمھارے بعد آنے والے ہیں۔

سات نمبر

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ O

(الذاریات آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے''

جو انسان ان سات چیزوں کا اہتمام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور عبادت گزار بندہ بن جاتا ہے۔

1-اصلاح عقیدہ

2-فرائض وواجبات

3- نفلی عبادات

4-حقوق العباد

5-حُصول علم

6- تصحیح نیت

7-جہاد فی سبیل اللہ

نمبر 1-اِصلاح عقیدہ

مسلمان ہونے کے لئے عقائد کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر انسان کا عقیدہ درست ہو تو اس کا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں اور اگر عقیدہ درست نہ ہو تو بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

عقیدے میں چھ چیزوں کا درست ہونا ضروری ہے۔

1-اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق عقیدہ۔

2-انبیاء علیہم السّلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیا کرام رحمھم اللہ کے متعلق عقیدہ۔

3- آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ

4-فرشتوں اور جنّوں کے متعلق عقیدہ

5- تقدیر کے متعلق عقیدہ

6-موت اور موت کے بعد کے متعلق عقیدہ

1۔اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق عقیدہ

اللہ تعالیٰ ایک ہے ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، اس کی ذات اور صفات میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں، وہ بے نیاز ہے یعنی کائنات میں وہ کسی کا بھی محتاج نہیں اور کائنات کا ایک ایک ذرّہ اس کا محتاج ہے، وہ کسی کا باپ اور نہ ہی کسی کی اولاد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی مشکل کشا ہے، وہی حاجت روا ہے وہی عالم الغیب ہے، اس کے علاوہ کوئی نبی اور کوئی ولی بھی غیب کا علم نہیں جانتا، وہی مختارِ کل ہے، اس کے علاوہ اس کائنات میں کسی کا اختیار نہیں چلتا، وہی اولاد دیتا ہے، وہی رزق دیتا ہے، وہی عزّت دیتا ہے، وہی ذلّت دیتا ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔

2۔انبیاء علیہم السّلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمھم اللہ کے متعلق عقیدہ۔

انبیاء علیہم السّلام کے متعلق عقیدہ

حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ سمیت جتنے انبیاء کرام اور رسول آئے وہ برحق اور سچے ہیں۔ آپ ﷺ نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہ آیا ہے، نہ آئے گا اور نہ ہی قیامت تک کوئی آ سکتا ہے۔ البتہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے لیکن وہ بھی نبی بن کر نہیں بلکہ آپ ﷺ کے امّتی بن کر تشریف لائیں گے، تمام انبیاء اور رسول بشر ہوتے ہیں گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور مرد ہوتے ہیں نبوّت ایک وھبی چیز ہے یعنی منجانب اللہ عطا ہوتی ہے، اور اس کے لئے افراد کا اِنتخاب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں کر دیا تھا۔ یہ ہرگز کسبی اور اختیاری چیز نہیں جو اپنی کوشش اور اختیار کے ساتھ حاصل کی جا سکے۔ اور تمام مخلوقات میں چاہے وہ جنّ ہوں، انسان ہوں یا فرشتے ہوں انبیاء کرام کا مقام اور مرتبہ سب سے بلند ہے۔

معجزہ: تمام انبیاء کرام کے مُعجزات برحق ہیں، معجزہ اللہ کے اس خلافِ عادت فعل کو کہتے ہیں جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ مُعجزہ نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہیں تو نبی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور

تمام انبیاء علیہم السّلام اپنی دُنیا والی قبروں میں دُنیاوی جسموں کے ساتھ زندہ ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی قبر مُبارک کی وہ مٹی جو آپ ﷺ کے جسم مُبارک کے ساتھ ملی ہوئی ہے، یہ مٹی کعبۃ اللہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر پر اگر دُرود پڑھیں تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر سے دور پڑھا جائے تو فرشتے پہنچاتے ہیں، حضورِ اکرم ﷺ پر آپ ﷺ کی امت کے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔ دُنیا سے رخصت ہونے کے بعد نبی کی وراثت اس کے اہل وعیال میں تقسیم نہیں ہوتی اور نبی کی زوجہ مطہرہ سے کسی امتی کا نکاح بھی نہیں ہوسکتا اور نبی کے بعد عُلماء نبی کے وارث بن کر دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءُ O (ترمذی ج ۲، ص ۹۷)

ترجمہ: عُلماء نبیوں کے وارث ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو حالتِ ایمان میں نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی ہو اور اسی حالت پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ صحابہ کرام ؓ معیارِ حق وصداقت ہیں، یعنی وہی عقائد اور اعمال مقبول ہوں گے جو صحابہ ؓ کے عقائد واعمال کے مطابق ہوں گے صحابہ کرام ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں، قبر اور آخرت کے ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہیں۔ وہ معصوم نہیں البتہ محفوظ ضرور ہیں۔ یعنی ان کی ہر قسم کی خطا بخش دی گئی ہے اور وہ یقینی طور پر جنتی ہیں، ان کے باہمی اختلافات اور مشاجرات حق و باطل، اسلام اور کفر پر مبنی نہ تھے بلکہ اجتہادی اختلافات تھے۔ جن میں زیادہ سے زیادہ ایک فریق کی خطا اجتہادی ثابت ہوتی ہے جس پر انہیں طعنہ دینا ناجائز اور حرام ہے۔

اور انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بُلند مرتبہ صحابہ ؓ کا ہے، کائنات کے سارے ولی مل کر کسی ادنیٰ صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور صحابہ ؓ میں سب سے بُلند مقام حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا ہے پھر حضرت عمر ؓ کا ہے پھر حضرت عثمان ؓ کا ہے پھر حضرت علی المرتضیٰ ؓ کا ہے حضرت ابوبکر ؓ کی صحابیت کا منکر ایسے ہی کافر ہے جیسے توحید، رسالت، قیامت اور نماز روزے کا منکر کافر ہے۔

حضور ﷺ کے بعد اس امت کے خلیفہ اوّل بلافصل حضرت ابُو بکر صدیق ؓ ہیں دوسرے حضرت عمر ؓ ہیں۔ تیسرے حضرت عثمان ؓ ہیں۔ چوتھے حضرت علی ؓ ہیں۔ ان چاروں کو خلفاء راشدین اور ان کے زمانہ خلافت کو خلافتِ راشدہ کا دور کہتے ہیں۔

فائدہ: ۔ انبیاء معصوم عن الخطاء ہیں اور صحابہ محفوظ عن الخطاء ہیں۔ معصوم عن الخطاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے نبی سے گناہ ہونے نہیں دیتا اور محفوظ عن الخطاء کا مطلب یہ ہے کہ صحابی سے گُناہ ہو تو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے نامہ اعمال میں گُناہ باقی نہیں رہنے دیتے۔

اولیآء کرام کے متعلق عقیدہ

ولی اللہ: اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہوں سے بچے۔ ولی کی بُنیادی پہچان اتباعِ سنت ہے۔ جو جتنا متبع سنّت ہوگا اتنا بڑا ولی اللہ ہوگا، ولی سے کرامت اور کشف کا ظہور برحق ہے۔

کرامت: اللہ کا وہ خلافِ عادت فعل ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ یہ کرامت

اور کشف ولی کے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اللہ تعالیٰ چاہیں تو ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ نہ چاہیں تو ظاہر نہ ہو۔

اللہ کا ولی بننے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کسیِ ولی اللہ سے اصلاح کا تعلق قائم کرے اور اس کی کامل اتباع کرتا رہے۔

3۔ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے جس زمانے میں نبی پر جو کتاب نازل فرمائی وہ برحق اور سچی ہے، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات حضرت داود علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے پہلی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اب قیامت تک قرآن ہی نجات کا ذریعہ ہے۔

4۔ فرشتوں اور جنوں کے متعلق عقیدہ

ملائکہ: اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو نور سے پیدا فرمایا ہے ان کو ملائکہ یعنی فرشتے کہتے ہیں یہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ جو احکام اللہ تعالیٰ ان کے ذمّہ لگاتے ہیں وہ کرتے رہتے ہیں۔ ان میں مختلف فرشتوں کے ذمے مختلف کام ہیں کسی کے ذمہ بارش کا برسانا، کسی کے ذمہ ہواؤں کا چلانا، کسی کے ذمہ انسانوں کی حفاظت کرنا، کسی کے ذمہ انسانوں کے نامہ اعمال کا لکھنا اور کسی کے ذمہ محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا وغیرہ ہیں۔ ان میں چار فرشتے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام　　حضرت میکائیل علیہ السلام

حضرت عزرائیل علیہ السلام　　حضرت اسرافیل علیہ السلام

جنات: ایک مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا ان کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور بُرے بھی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور اور معروف ابلیس لعین ہے۔ یہ فرشتے اور جنات اگرچہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر ہم ان کے وجود کو ایمان بالغیب کے طور پر مانتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر اور آپ ﷺ نے احادیث میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

5۔ تقدیر کے متعلق عقیدہ

اِس کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے یا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے۔ نہ کہ امرِ الٰہی کا۔

6۔ موت اور موت کے بعد کے متعلق عقیدہ

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کو جس جگہ دفن کیا جاتا ہے اس کو قبر کہتے ہیں اور اگر کوئی مردہ جل کر راکھ ہو جائے یا کوئی انسان پانی میں غرق ہو جائے یا کسی انسان کو کوئی جانور کھا جائے تو جہاں جہاں اسکے ذرّے ہوں گے ان کے ساتھ روح کا تعلق قائم کر کے اسی جگہ کو اس انسان کے لئے قبر بنا دیا جاتا ہے، مردے سے قبر میں سوالات کے لئے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں اور وہ تین سوال کرتے ہیں۔

1　مَنْ رَبُّكَ　تیرا رب کون ہے؟

2　مَنْ نَّبِيُّكَ　تیرا نبی کون ہے؟

3　مَا دِيْنُكَ　تیرا دین کیا ہے؟

جو انسان ان تین سوالات کا درست جواب دیتا ہے اس کو قبر میں سکون اور آرام ملتا ہے اس کے لئے جنّت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو جنّت کا باغ بنا دیا جاتا ہے اور جو ان تین سوالوں کا درست جواب نہیں دیتا اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے اور قبر کو جہنم کا گڑھا بنا دیا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ''قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔'' (بخاری)

قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جمع کریں گے اور ان کا حساب ہو گا۔ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل کا حساب ہوگا، قیامت کے دن میدان حشر میں ایک حوض ہوگا جس کا نام حوض کوثر ہے۔ حضور ﷺ اس حوض کوثر سے اس شخص کو پلائیں گے، جو صحابہؓ سے محبت کرتا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس سے پانی پیئے گا۔ جنت میں جانے تک اس کو پیاس نہیں لگے گی۔

حساب سے فارغ ہونے کے بعد پُل صراط سے گزر کر مسلمان جنّت میں جائیں گے اور کافر پل صراط سے نہیں گذر سکیں گے بلکہ جہنم میں گر پڑیں گے۔ جو مسلمان گُناہ گار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اَپنی رحمت سے پاک اور صاف کر دیں گے یا ان کو پاک کرنے کے لئے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ ان کے پاک ہونے کے بعد ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیں گے۔ پھر جنتی ہمیشہ جنّت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

فائدہ:۔

حساب سے فارغ ہونے کے بعد اِنسانوں کی تین قسمیں ہوں گی۔

ا۔ جن کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی گُناہ نہیں ہوں گے، یا نیکیاں زیادہ ہوں گی اور گُناہ کم ہوں گے، ان کے رہنے کی جگہ کا نام جنت ہے۔

۲۔ وہ لوگ جن کے نامہ اعمال میں صرف گُناہ ہوں گے، نیکیاں نہیں ہوں گی یا گُناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی، انکے رہنے کی جگہ کا نام جہنم ہے۔

۳۔ وہ لوگ جن کی نیکیاں اور گُناہ برابر ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ اعراف ہوگا۔ ان تینوں قسموں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پارہ نمبر ۸ سُورۃ اعراف کی آیت نمبر ۴۴ سے لے کر ۵۲ تک میں فرمایا ہے۔

2۔ فرائض وواجبات

اعمال کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ اعمال ظاہری ۲۔ اعمال باطنی

ا۔ اعمالِ ظاہری کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ا: وہ اعمال جن کا کرنا فرض ہے اور ان کے کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور ایسے اعمال کو اوامر، فرائض اور واجبات بھی کہتے ہیں۔

فرائض کی مثال جیسے پانچ وقت کی نمازیں، رمضان کے روزے، زکوۃ، عشر اور حج۔

واجبات کی مثال جیسے وتر اور عیدین کی نماز، کفارہ اور نذر کے روزے اور صدقات واجبہ۔

حقوق العباد دو قسم کے ہیں

نمبر۱۔ معاشرت

یہ وہ حقوق ہیں جن کا تعلق رہن سہن کے ساتھ ہے جیسے والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، بیوی اور خاوند کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، ہمسایوں اور عام انسانوں کے حقوق وغیرہ

نمبر۲۔ معاملات

یہ وہ حقوق ہیں جن کا تعلق باہمی لین دین کے ساتھ ہے۔ جیسے خرید و فروخت، قرض و عاریت، مضاربت و ملازمت وغیرہ۔

5۔ حصول علم

ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد وعورت پر اتنا علم حاصل کرنا فرض ہے جس سے عقائد کی اصلاح ہو، حلال و حرام، جائز و ناجائز اور پاکی و ناپاکی کا پتہ چل سکے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ" (ابن ماجہ ص۲۰)

ترجمہ:۔ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ (ترمذی ج۲ ص۹۷ باب ماجاء فی فضل الفقہ الخ)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ایک آیت کا سیکھنا سو رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور دین کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

6۔ تصحیحِ نیّت

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری ص ۲ ج۱)

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال کی صحت و قبولیت کیلئے نیّت کا ٹھیک ہونا ضروری ہے۔ اگر ہم چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر و ثواب بڑھا چڑھا کر بہت زیادہ اپنی شان کے مطابق عطا کریں گے اور وہ چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے گا اور اگر ہم بڑے سے بڑا عمل بھی ریاکاری اور لوگوں کو دکھانے کے لئے کریں گے تو صرف یہ نہیں کہ وہ عمل ضائع اور برباد ہو جائے گا بلکہ اجر و ثواب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

7۔ جہاد فی سبیل اللہ

دین اسلام کی سربلندی کے لئے دشمنان اسلام سے مسلح جنگ کرنا اور اس میں خوب جان و مال خرچ کرنا "جہاد فی سبیل اللہ" کہلاتا ہے۔ دین اسلام کی سربلندی، دین کا تحفظ، دین کا نفاذ، دین کی بقاء، مسلمانوں کی عزت و عظمت، شان و شوکت اور جان و مال کے تحفظ کا واحد ذریعہ "جہاد فی سبیل اللہ" ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ (البقرة:٢١٦)

ترجمہ: اللہ کے راستے میں لڑنا تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ تمہیں ناگوار گزرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ (التوبہ:١١١)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی جانوں اور مال کو جنّت کے بدلے میں خرید لیا ہے وہ لڑتے ہیں۔ اللہ کے راستے میں (مجرموں کو) قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ الصّف میں فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ O

(الصّف:۴)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سیسہ پلائی دیوار بن کر لڑتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ O

(مشکوۃ کتاب الجہاد ص۳۳۲)

ترجمہ: جو شخص تھوڑی دیر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتا ہے جنّت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔'' حضور نبی کریم ﷺ نے ۲۷ مرتبہ خود جہاد کا سفر کیا اور اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے شہید ہونے کی تمنا فرمائی ہے۔

جہاد کی اقسام

جہاد کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔اقدامی جہاد ۲۔دفاعی جہاد

ا۔اقدامی جہاد

کافروں کے ملک میں جا کر کافروں سے لڑنا اقدامی جہاد کہلاتا ہے، اقدامی جہاد میں سب سے پہلے کافروں کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ طلب کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کر دیں تو پھر ان سے قتال کیا جاتا ہے۔ عام حالات میں جہادِ اقدامی فرضِ کفایہ ہے۔ اور اگر امیر المومنین نفیر عام یعنی سب کو نکلنے کا حکم دے تو اقدامی جہاد بھی فرض عین ہو جاتا ہے۔

۲۔دفاعی جہاد

اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر حملہ کر دیں تو ان مسلمانوں کا کافروں کے حملے کو روکنا دفاعی جہاد کہلاتا ہے، اگر وہ مسلمان ان کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور اگر طاقت رکھتے ہوں مگر سُستی کرتے ہوں تو ہمسایہ ممالک کے مسلمان ان کے حملے کو روکیں

جہاد دفاعی فرضِ عین ہے

جہاد کرنے سے پہلے جہاد کی تربیت کرنا بھی ضروری ہے۔

جہاد کی تربیت کرنا حضور اکرم ﷺ کی سنّت ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ O (الانفال:٦٠)

ترجمہ:اور کافروں کے ساتھ لڑنے کے لئے جتنی قوت حاصل کر سکتے ہو کرو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد کی توفیق عطاء فرمائے اور لڑتے ہوئے میدان جہاد میں شہادت کی موت عطاء فرمائے۔(آمین)

بجاہ النبی الکریم !!!